عام فہم و با محاورہ اُردو ترجمہ

صَرف میر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تُو جان لے — اللہ تعالیٰ تجھے دونوں جہانوں میں قوت دے — کہ عربی زبان کے الفاظ کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل اور حرف۔ اسم: جیسے رَجُلٌ و عِلْمٌ، فعل: جیسے ضَرَبَ و دَحْرَجَ اور حرف: جیسے مِنْ و اِلیٰ۔ تصریف (گردان) لغت میں کسی چیز کو ایک حال سے دوسرے حال میں پھیرنے کو کہتے ہیں اور علمائے صرف کی اصطلاح میں ایک لفظ کو مختلف صیغوں کی طرف پھیرنے کا نام ہے تاکہ اس سے مختلف معانی حاصل ہوں۔ گردان اسم میں تھوڑی ہوتی ہے۔ جیسے رَجُلٌ رَجُلَانِ رِجَالٌ رُجَیْلٌ اور گردان فعل میں بہت زیادہ ہوتی ہے۔ جیسے ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوْا آخر تک یَضْرِبُ یَضْرِبَانِ یَضْرِبُوْنَ آخر تک، اور گردان حرف میں نہیں ہوتی کیونکہ حرف میں ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیرنا نہیں ہوتا۔

فصل ۱:

اسم کے تین وزن ہیں: ثُلاثی، رُباعی اور خُماسی؛ اور ان اوزان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: ایک، زائد حروف سے مجرد یعنی اُس کے تمام حروف اصلی ہوں اور دوسرا مزید فیہ کہ اُس میں زائد حرف بھی ہوں۔ اور فعل کے دو وزن ہیں: ثُلاثی اور رُباعی۔ ان دو اوزان میں سے ہر ایک مجرد اور مزید فیہ ہوتا ہے جس طرح اسم میں معلوم ہو چکا۔

فصل نمبر ۲:

حروفِ اصلی کو حروفِ زائدہ سے پہچاننے کیلئے ترازو فا، عین اور لام ہے۔ چناں چہ ہر وہ حرف جو اِن تینوں حروف میں سے کسی ایک کے مقابلے میں ہو، اصلی ہوگا۔ جیسے رَجُلٌ جو کہ فَعُلٌ کے وزن پر

ہے اور نَصَرَ جو کہ فَعَلَ کے وزن پر ہے اور ہر وہ حرف جو اِن کے مقابلہ میں نہ ہو وہ زائد ہو گا۔
جیسے ضَارِبٌ اور نَاصِرٌ جو کہ فَاعِلٌ کے وزن پر ہے اور یَنْصُرُ اور یَطْلُبُ جو کہ یَفْعُلُ کے وزن پر ہے۔
اسمِ رباعی اور فعلِ رباعی کے وزن میں لام کلمہ ایک بار دُہرایا جاتا ہے اور اسمِ خماسی میں دو بار، جیسا کہ معلوم ہو جائے گا۔

فصل ۳:

اسمِ ثلاثی مجرد کے دس اوزان ہیں: فَلْسٌ (پیسہ)، فَرَسٌ (گھوڑا)، کَتِفٌ (کندھا)، عَضُدٌ (بازو) حِبْرٌ (عقلمند) عِنَبٌ (انگور)، اِبِلٌ (اُونٹ)، قُفْلٌ (تالا)، صُرَدٌ (چڑیا) عُنُقٌ (گردن)، اور اسمِ ثلاثی مزید فیہ کے بہت اوزان ہیں۔

اسمِ رباعی مجرد کے پانچ اوزان ہیں:۔ جَعْفَرٌ (نام ہے) دِرْهَمٌ (درہم) زِبْرِجٌ (زینت) بُرْثُنٌ (شیر کا پنجہ)، قِمَطْرٌ (صندوق) اور اسمِ رباعی مزید فیہ کے اوزان کم ہیں۔

اسمِ خماسی مجرد کے چار اوزان ہیں: سَفَرْجَلٌ (بہی ۔ پھل کا نام ۔ قُذَعْمِلٌ (طاقتور اُونٹ)، جَحْمَرِشٌ (بوڑھی عورت) اور قِرْطَعْبٌ (تھوڑی سی چیز) اور اسمِ خماسی مزید فیہ کے اوزان بہت ہی کم ہیں اور یہ پانچ اوزان ہیں: عَضْرَفُوْطٌ (چھپکلی) قَبَعْثَرٰی (طاقتور اُونٹ) قِرْطَبُوْسٌ (بڑی اُونٹنی)، خُزَعْبِیْلٌ (باطل باتیں)، خَنْدَرِیْسٌ (پُرانی شراب)۔

فعل ثلاثی مجرد کے تین اوزان ہیں: نَصَرَ و عَلِمَ و شَرُفَ اور ثلاثی مزید فیہ کے اوزان بہت ہیں جیسا کہ آئندہ آئے گا۔

فعل رباعی مجرد کا ایک وزن ہے۔ جیسے دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ اور رباعی مزید فیہ کے اوزان کم ہیں جیسا کہ آئندہ ذکر کیا جائے گا۔

فصل ۴:

ہر وہ اسم اور فعل جس کے حروفِ اصلی میں حرفِ علت، ہمزہ اور تضعیف نہ ہو اُس کو "صحیح و سالم" کہتے ہیں۔ جیسے رَجُلٌ اور نَصَرَ اور وہ (اسم و فعل) جس میں ہمزہ ہو اس کو "مہموز" کہتے ہیں اَمْرٌ جیسے

اَمَرَ اور جس میں تضعیف ہو یعنی اُس کے دو حروفِ اصلی ہم جنس ہوں اُس کو "مضاعف" کہتے ہیں مَدَّ جیسے اور مَدًّا اور جس (کے حروفِ اصلی) میں حرفِ علت ہو اُس کو "مُعتل" کہتے ہیں۔ اور حرفِ علت واؤ، یا اور وہ الف ہے جو واؤ اور یا سے بدلی ہوئی ہو۔

چناں چہ اگر حرفِ علت فا کی جگہ پر ہو تو اُس کو مُعتل الفا اور "مثال" کہتے ہیں وَجَدَ اور وَعَدَ اور اگر عین کی جگہ پر ہو تو اُس کو معتل العین اور "اجوف" کہتے ہیں۔ جیسے قَوْلٌ اور قَالَ، اور اگر لام کی جگہ پر ہو تو اس کو "معتل اللام" اور "ناقص" کہتے ہیں جیسے رَمٰی اور اگر معتل میں دو حرفِ علت ہوں تو اُس کو "لفیف" کہتے ہیں۔ پھر اگر حرفِ علت فا اور لام کی جگہ پر ہو تو اُس کو "لفیفِ مفروق" کہتے جیسے وِقَایَۃٌ اور وَقٰی، اور اگر عین اور لام کے مقابلہ میں ہو تو اُس کو "لفیفِ مقرون" کہتے ہیں طَیٌّ جیسے طَوٰی۔ الغرض تمام اسماء اور افعال کی سات قسمیں ہوگئیں: شعر

صحیح است و مثال است و مضاعف   لفیف و ناقص و مہموز واجوف

اور ان میں سے ہر ایک کے حالات اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کی مدد اور اُس کی حُسنِ توفیق کے ساتھ ظاہر ہو جائیں گے۔

فصل ۵:

پہلے معلوم ہو چکا کہ فعل ثلاثی مجرد کے تین وزن ہیں: فَعَلَ فَعِلَ فَعُلَ اور یہ تینوں فعل ماضی ہیں اور فعل ماضی وہ ہوتا ہے جو گزشتہ زمانہ پر دلالت کرے اور ان میں سے ہر ایک کا مستقبل ہے اور مستقبل وہ ہوتا ہے جو آئندہ زمانہ پر دلالت کرے اور فَعَلَ کے مستقبل تین ہیں: یَفْعُلُ جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ اور یَفْعِلُ جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ اور یَفْعَلُ جیسے مَنَعَ یَمْنَعُ اور فَعِلَ کے مستقبل دو ہیں: یَفْعَلُ جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ اور یَفْعِلُ جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ اور فَعُلَ کا مستقبل ایک ہے یَفْعُلُ جیسے شَرُفَ یَشْرُفُ۔ پس ثلاثی مجرد کے کل ابواب چھ ہیں فَعَلَ یَفْعُلُ اور فَعَلَ یَفْعِلُ اور فَعِلَ یَفْعَلُ ان تینوں ابواب کو "اصول" کہتے ہیں کہ مستقبل کے عین کلمہ کی حرکت ماضی کے عین کلمہ کی حرکت کے مخالف ہے۔ اور فَعَلَ یَفْعَلُ، فَعِلَ یَفْعِلُ اور فَعُلَ یَفْعُلُ ان تینوں ابواب کو "فروع" کہتے ہیں کیونکہ مستقبل کے عین

کی حرکت ماضی کے عین کلمہ کی حرکت کے موافق ہے۔

فصل ۶:

فعل ثلاثی مزید فیہ کے دس باب مشہور ہیں:

باب افعال: اَفْعَلَ یُفْعِلُ اِفْعَالًا جیسے اَکْرَمَ ، یُکْرِمُ اِکْرَامًا باب تفعیل: فَعَّلَ یُفَعِّلُ تَفْعِیْلًا جیسے صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفًا باب مفاعلہ: فَاعَلَ یُفَاعِلُ مُفَاعَلَۃً جیسے ضَارَبَ یُضَارِبُ مُضَارَبَۃً ان تینوں بابوں میں سے ہر ایک کی ماضی میں ایک حرف زائد ہے۔ باب افتعال: اِفْتَعَلَ یَفْتَعِلُ اِفْتِعَالًا جیسے اِکْتَسَبَ یَکْتَسِبُ اِکْتِسَابًا باب انفعال: اِنْفَعَلَ یَنْفَعِلُ اِنْفِعَالًا جیسے اِنْصَرَفَ یَنْصَرِفُ اِنْصِرَافًا باب تفعّل: تَفَعَّلَ یَتَفَعَّلُ تَفَعُّلًا جیسے تَصَرَّفَ یَتَصَرَّفُ تَصَرُّفًا باب تفاعل: تَفَاعَلَ یَتَفَاعَلُ تَفَاعُلًا جیسے تَضَارَبَ یَتَضَارَبُ تَضَارُبًا باب افعلال: اِفْعَلَّ یَفْعَلُّ اِفْعِلَالًا جیسے اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا ان پانچ ابواب میں سے ہر ایک کی ماضی میں دو حرف زائد ہیں۔ باب افعیلال: اِفْعَالَّ یَفْعَالُّ اِفْعِیْلَالًا جیسے اِحْمَارَّ یَحْمَارُّ اِحْمِیْرَارًا باب استفعال: اِسْتَفْعَلَ یَسْتَفْعِلُ اِسْتِفْعَالًا جیسے اِسْتَخْرَجَ یَسْتَخْرِجُ اِسْتِخْرَاجًا ان دو ابواب میں سے ہر ایک کی ماضی میں تین حرف زائد ہیں۔

فصل ۷:

رباعی مجرد کی فعلِ ماضی کا ایک وزن ہے جیسا کہ بیان کیا گیا اور اس کا مستقبل بھی ایک ہے۔ فَعْلَلَ یُفَعْلِلُ فَعْلَلَۃً و فِعْلَالًا جیسے دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ دَحْرَجَۃً و دِحْرَاجًا اس کے مزید فیہ کے تین ابواب ہیں۔

باب تفعلل: تَفَعْلَلَ یَتَفَعْلَلُ تَفَعْلُلًا جیسے تَدَحْرَجَ یَتَدَحْرَجُ تَدَحْرُجًا اس باب کی ماضی میں ایک حرف زائد ہے۔

باب افعنلال: اِفْعَنْلَلَ یَفْعَنْلِلُ اِفْعِنْلَالًا جیسے اِحْرَنْجَمَ یَحْرَنْجِمُ اِحْرِنْجَامًا۔

باب افعِلال: اِفْعَلَلَّ یَفْعَلِلُّ اِفْعِلْلَالًا جیسے اِقْشَعَرَّ یَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا ان دو ابواب میں سے ہر

ایک کی ماضی میں دو حرف زائد ہیں۔

فصل ۸:

اسم کی دو قسمیں ہیں: مصدر اور غیر مصدر۔ مصدر وہ ہوتا ہے جس سے کوئی چیز نکالی جائے اور اُس کے فارسی معنی کے آخر میں دال اور نون (دَن) یا تا اور نون (تَن) ہوتا ہے۔ جیسے اَلضَّرْبُ زَدَن (مارنا) اور اَلْقَتْلُ کُشْتَن (قتل کرنا)۔ فعل ماضی و مضارع، امر و نہی، جحد و نفی، اسم فاعل، اسم مفعول، اسم زمان و اسم مکان، اسم آلہ اور اسم تفضیل مصدر سے نکلے ہوئے ہیں۔

فصل ۹:

صحیح سے فَعَلَ یَفْعُلُ: اَلنَّصْرُ (مدد کرنا) اس کی ماضی کے چودہ صیغے ہیں: چھ غائب کے ہیں، تین ان میں سے مذکر کے جیسے نَصَرَ نَصَرَا نَصَرُوْا اور تین مؤنث کے جیسے نَصَرَتْ نَصَرَتَا نَصَرْنَ اور چھ حاضر کے ہیں: تین ان میں سے خاص مذکر کے جیسے نَصَرْتَ نَصَرْتُمَا نَصَرْتُمْ اور تین مؤنث کے جیسے نَصَرْتِ نَصَرْتُمَا نَصَرْتُنَّ اور دو ان میں سے متکلم کے ہیں جیسے نَصَرْتُ نَصَرْنَا اور مستقبل کے بھی چودہ صیغے ہیں جیسا کہ ماضی میں معلوم ہو چکا جیسے یَنْصُرُ یَنْصُرَانِ یَنْصُرُوْنَ تَنْصُرُ تَنْصُرَانِ یَنْصُرْنَ تَنْصُرُ تَنْصُرَانِ تَنْصُرُوْنَ تَنْصُرِیْنَ تَنْصُرَانِ تَنْصُرْنَ اَنْصُرُ نَنْصُرُ دوسرے پانچ باب بھی اسی قیاس پر ہیں ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوْا آخر تک عَلِمَ عَلِمَا عَلِمُوْا آخر تک مَنَعَ مَنَعَا مَنَعُوْا آخر تک حَسِبَ حَسِبَا حَسِبُوْا آخر تک شَرُفَ شَرُفَا شَرُفُوْا آخر تک اور مستقبل جیسے یَضْرِبُ یَضْرِبَانِ یَضْرِبُوْنَ آخر تک یَعْلَمُ یَعْلَمَانِ یَعْلَمُوْنَ آخر تک یَمْنَعُ یَمْنَعَانِ یَمْنَعُوْنَ آخر تک یَحْسِبُ یَحْسِبَانِ یَحْسِبُوْنَ آخر تک یَشْرُفُ یَشْرُفَانِ یَشْرُفُوْنَ آخر تک۔

فصل ۱۰:

فعل مستقبل کو فعل ماضی سے بناتے ہیں اس طرح کہ ماضی کے شروع میں حروف اَتَیْنَ میں سے ایک حرف زیادہ کر دیتے ہیں۔ ان حروف کو ''زوائدِ اربعہ'' کہتے ہیں اور یہ حروف مفتوح ہوتے ہیں سوائے اُن چار بابوں میں جن کی ماضی چار حرفی ہوتی ہے: اَفْعَلَ یُفْعِلُ، فَعَّلَ یُفَعِّلُ، فَاعَلَ یُفَاعِلُ

اور فَعْلَلَ يُفَعْلِلُ کہ ان چار بابوں میں ہمیشہ (یہ حروف) مضموم ہوتے ہیں اور فعل مستقبل حال اور استقبال کے معنی میں آتا ہے۔ جیسا کہ تُو کہے اَنْصُرُ میں مدد کروں گا اور کرتا ہوں اور جس وقت مضارع پر لامِ مفتوح داخل ہوتا ہے تو حال کا معنی ہو جاتا ہے جیسے لَيَضْرِبُ یعنی مارتا ہے وہ ایک مرد، اور اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْ الْاٰيَة (تحقیق غمزدہ کرتی ہے مجھے)۔ اور اگر سین یا سوف شروع میں داخل ہو جائے جیسے سَيَنْصُرُ اور سَوْفَ يَنْصُرُ تو استقبال کا معنی ہوگا، یعنی عنقریب وہ ایک مرد مدد کرے گا۔

فصل ۱۱:

تُو جان لے کہ نَصَرَا میں الف تثنیہ مذکر کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے اور نَصَرُوْا میں واوٴ جمع مذکر کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے اور تائے ساکن نَصَرَتْ کے اندر فاعل کی تانیث کی علامت ہے اور فاعل کی ضمیر نہیں ہے۔ اور الف نَصَرَتَا میں تثنیہ مؤنث کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے اور "تا" تانیث (یعنی مؤنث) کی علامت ہے اور نَصَرْنَ میں نون جمع مؤنث غائب کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے اور نَصَرْتَ میں تائے مفتوح واحد مذکر حاضر کی ضمیر اور فعل کا فاعل ہے اور نَصَرْتِ میں تائے مکسورہ واحد مؤنث حاضر کی ضمیر اور فعل کا فاعل ہے اور نَصَرْتُمَا میں تُمَا کبھی تثنیہ مذکر حاضر کی ضمیر ہے اور کبھی تثنیہ مؤنث حاضر کی اور فعل کا فاعل ہے اور نَصَرْتُمْ میں تُمْ جمع مذکر حاضر کی ضمیر اور فعل کا فاعل ہے اور نَصَرْتُنَّ میں تُنَّ جمع مؤنث حاضر کی ضمیر اور فعل کا فاعل ہے اور نَصَرْتُ میں تائے مضموم واحد متکلم کی ضمیر ہے چاہے مذکر ہو یا مؤنث اور فعل کا فاعل ہے اور نَصَرْنَا میں نَا جمع متکلم کی ضمیر ہے چاہے تثنیہ ہو یا جمع، چاہے مذکر ہو یا مؤنث اور فعل کا فاعل ہے نَصَرَ اور نَصَرَتْ کا فاعل کبھی ظاہر ہوتا ہے جیسے نَصَرَ زَيْدٌ اور نَصَرَتْ هِنْدٌ اور يَنْصُرُ میں "یا" حرفِ استقبال اور غائب کی علامت يَنْصُرَانِ میں بھی یا غائب کی علامت اور حرفِ استقبال ہے اور الف تثنیہ مذکر کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے اور نون اس رفع کے بدلے میں ہے جو کہ واحد (مذکر غائب) میں تھا یعنی يَنْصُرُ میں اور يَنْصُرُوْنَ میں بھی یا غائب کی علامت اور حرفِ استقبال ہے، اور واوٴ جمع مذکر کی ضمیر ہے اور فعل کا فاعل بھی اور نون اس میں اس رفع کا بدل ہے جو کہ يَنْصُرُ میں تھا اور یہ ضمہ واوٴ کی مناسبت کیلئے ہے تَنْصُرُ اور تَنْصُرَانِ میں تا غائب کی علامت اور حرفِ

استقبال ہے اور الف تثنیہ مؤنث کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے اور نون اُس رفع کا بَدَل ہے جو کہ واحد (مؤنث غائب) میں تھا یعنی تَنْصُرُ میں۔

یَنْصُرْنَ میں یا غائب کی علامت اور حرفِ استقبال ہے اور نون جمع مؤنث غائب کی ضمیر اور فعل کا فاعل ہے اور "تَنْصُرُ حاضر" میں تا حاضر کی علامت اور حرفِ استقبال ہے اور اس میں اَنْتَ (ضمیر) ہمیشہ مستتر ہوتی ہے جو کہ فعل کا فاعل ہے اور تَنْصُرَانِ میں تا حاضر کی علامت اور اس میں الف تثنیہ مذکر کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے اور نون اُس رفع کا بَدَل ہے جو کہ تَنْصُرُ میں تھا۔ تَنْصُرُوْنَ میں تا حاضر کی علامت اور حرفِ استقبال ہے اور واؤ جمع مذکر کی ضمیر ہے اور اس میں نون اس رفع کا بدل ہے جو کہ واحد (مذکر حاضر) میں تھا اور یہ ضمہ جو یہاں ہے واؤ کی مناسبت کیلئے ہے جیسا کہ یَنْصُرُوْنَ میں کہا گیا۔ تَنْصُرِیْنَ میں تا حاضر کی علامت ہے اور یا واحد مؤنث حاضر کی ضمیر اور فعل کا فاعل ہے اور نون اُس رفع کا بَدل ہے جو کہ واحد مذکر (حاضر) میں تھا اور "تَنْصُرَانِ" حاضر میں تا حاضر کی علامت اور حرفِ استقبال ہے اور الف تثنیہ مؤنث کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے اور نون اُس رفع کا بدل ہے جو واحد مذکر میں تھا اور تَنْصُرْنَ حاضر میں تا حاضر کی علامت اور حرفِ استقبال ہے اور نون جمع مؤنث کی ضمیر اور فعل کا فاعل ہے۔

اَنْصُرُ میں ہمزہ واحد متکلم کی علامت ہے اور (ضمیر) اَنَا ہمیشہ اس میں مستتر ہوتی ہے جو کہ فعل کا فاعل ہے اور نَنْصُرُ میں نون جمع متکلم کی علامت ہے چاہے مذکر ہو یا مؤنث، چاہے تثنیہ ہو یا جمع۔ اور (ضمیر) نَحْنُ ہمیشہ اس میں مستتر ہوتی ہے اور فعل کا فاعل ہے۔ بہر حال یَنْصُرُ اور تَنْصُرُ کا فاعل کبھی ظاہر ہوتا ہے جیسے یَنْصُرُ زَیْدٌ اور تَنْصُرُ هِنْدٌ اور کبھی مستتر ہوتا ہے جیسے زَیْدٌ یَنْصُرُ اَیْ هُوَ اور هِنْدٌ تَنْصُرُ اَیْ هِیَ۔

فصل ۱۲:

تُو جان لے کہ جب فعل مستقبل (یعنی مضارع) پر "حروفِ ناصبہ" داخل ہوں یعنی اَنْ، لَنْ، اِذَنْ اور کَیْ تو وہ منصوب ہو جاتا ہے۔ جیسے اَنْ اَطْلُبَ، لَنْ اَطْلُبَ، اِذَنْ اَطْلُبَ، کَیْ اَطْلُبَ اور وہ نونیں جو کہ رفع کا بَدَل ہیں، نصب کی وجہ سے ساقط ہو جاتی ہیں۔ جیسے لَنْ یَّطْلُبَا، لَنْ یَّطْلُبُوْا، لَنْ تَطْلُبَا، لَنْ تَطْلُبُوْا، لَنْ تَطْلُبِیْ اور نون یَطْلُبْنَ اور تَطْلُبْنَ میں اپنے حال پر رہتی ہے کیونکہ یہ فاعل

کی ضمیر ہے۔ اور اگر "حروفِ جازمہ" فعل مستقبل پر داخل ہوں تو پانچ صیغوں میں آخر کی حرکت گر جاتی ہے : واحد مذکر غائب یَطْلُبْ، واحد مذکر حاضر اور واحد مؤنث غائب تَطْلُبْ اور متکلم کے صیغوں اَطْلُبْ اور نَطْلُبْ میں۔ اور وہ نونیں جو رفع کا بدل ہوتی ہیں جزم کی وجہ سے ساقط ہو جاتی ہیں۔ حروفِ جازمہ پانچ ہیں: لَمْ، لَمَّا، لامِ امر، لائے نہی اور اِنْ شرطیہ۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ لَمْ یَضْرِبَا لَمْ یَضْرِبُوْا آخر تک، لَمَّا یَضْرِبْ لَمَّا یَضْرِبَا لَمَّا یَضْرِبُوْا آخر تک، لِیَضْرِبْ لِیَضْرِبَا لِیَضْرِبُوْا آخر تک، لَا یَضْرِبْ لَا یَضْرِبَا لَا یَضْرِبُوْا آخر تک، اِنْ یَّضْرِبْ اِنْ یَّضْرِبَا اِنْ یَّضْرِبُوْا آخر تک۔ لامِ امر، غائب کے چھ صیغوں پر داخل ہوتا ہے جیسا کہ گزرا نیز متکلم کے دو صیغوں پر بھی داخل ہوتا ہے۔ جیسا کہ لِاَضْرِبْ لِنَضْرِبْ اور امر حاضر مجہول کے چھ صیغوں پر بھی داخل ہوتا ہے جیسا کہ تُو یوں کہے لِتُضْرَبْ لِتُضْرَبَا لِتُضْرَبُوْا لِتُضْرَبِیْ لِتُضْرَبَا لِتُضْرَبْنَ۔

فصل ۱۳:

امر حاضر کو فعل مستقبل حاضر معروف سے بناتے ہیں اور اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ حرفِ مستقبل جو کہ "تا" ہے اُس کے شروع سے گِرا دیتے ہیں۔ اگر حرفِ مضارع (یعنی علامتِ مضارع) کے بعد والا حرف متحرک ہو تو ہمزہ کی ضرورت نہیں ہوتی، امر اِسی طرح سے بناتے ہیں، نیز آخر کی حرکت اور رفع کا بدل والا نون (یعنی نونِ اعرابی) جو کہ مستقبل میں ہوتا ہے وقف کی وجہ سے ساقط ہو جاتا ہے۔ پس تفعیل کے باب میں امر حاضر اسی طریقہ پر ہوگا: صَرِّفْ صَرِّفَا صَرِّفُوْا صَرِّفِیْ صَرِّفَا صَرِّفْنَ مفاعلہ کے باب میں بھی اسی قیاس پر ہوگا جیسے ضَارِبْ ضَارِبَا ضَارِبُوْا آخر تک اور تفاعل کے باب میں تو یُوں کہے تَضَارَبْ تَضَارَبَا تَضَارَبُوْا آخر تک اور فعللہ کے باب میں دَحْرِجْ دَحْرِجَا دَحْرِجُوْا آخر تک اور اگر حرفِ مستقبل کے بعد والا حرف ساکن ہو تو پھر ہمزۂ وصل کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ ابتداء سکون کے ساتھ ممکن نہیں ہے پھر اگر اُس ساکن کے بعد والا حرف مضموم ہو تو ہمزہ کو مضموم کر دیتے ہیں اور آخر کی حرکت اور رفع کے بدل کی نون، کو وقف کی وجہ سے گرا دیتے ہیں۔ جیسے اُنْصُرْ اُنْصُرَا اُنْصُرُوْا اُنْصُرِیْ اُنْصُرَا اُنْصُرْنَ اور اگر ساکن کے بعد والے حرف پر فتحہ ہو یا کسرہ، تو ہمزہ کو مکسور کر دیتے ہیں اور آخر

پر وقف کرتے ہیں۔ جیسے اِعْلَمْ اِعْلَمَا اِعْلَمُوْا اِعْلَمِیْ اِعْلَمَا اِعْلَمْنَ اور اِضْرِبْ اِضْرِبَا اِضْرِبُوْا اِضْرِبِیْ اِضْرِبَا اِضْرِبْنَ اور جب ہمزۂ وصل اپنے ماقبل (یعنی پچھلے حرف) کے ساتھ ملا ہوا ہو تو عبارت اور تلفظ میں ساقط ہو جاتا ہے اور لکھنے میں باقی رہ جاتا ہے۔ جیسے فَاطْلُبْ ثُمَّ اطْلُبْ۔

فصل ۱۴:

تمام افعال کی دو قسمیں ہیں: لازم اور متعدی۔ لازم وہ فعل ہے جو فاعل سے آگے نہ بڑھے اور مفعول بہ تک نہ پہنچے۔ جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا) اور قَعَدَ عَمْرٌو (عمرو بیٹھا) اور متعدی وہ فعل ہے جو فاعل سے گزر جائے اور مفعول بہ تک جا پہنچے۔ جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید نے عمرو کو مارا) اور فعل لازم کو اِفعال کے ہمزہ یا تفعیل کے عین کلمہ کی تضعیف یا حرفِ جر کے ساتھ متعدی بناتے ہیں۔ جیسے اَذْهَبْتُ زَيْدًا (میں زید کو لے گیا) فَرَّحْتُهُ (میں نے اس کو خوش کیا) ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ (میں زید کو لے گیا) اِنْطَلَقْتُ بِهٖ (میں نے اس کو چلایا)۔

فصل ۱۵:

جب فعل کو مفعول کے لیے بناتے ہیں (یعنی جب فعل مجہول بناتے ہیں) تو ثلاثی مجرد کی ماضی میں فعل کے فا کلمہ کو ضمہ دیتے ہیں اور اس کے عین کلمہ کو کسرہ۔ جیسے نُصِرَ نُصِرَا نُصِرُوْا آخر تک اور ضُرِبَ ضُرِبَا ضُرِبُوْا آخر تک اور عُلِمَ عُلِمَا عُلِمُوْا آخر تک اور مُنِعَ مُنِعَا مُنِعُوْا آخر تک اور حُسِبَ حُسِبَا حُسِبُوْا آخر تک اور شُرِفَ شُرِفَا شُرِفُوْا آخر تک اور اِفعال کے باب میں ہمزہ کو مضموم اور فعل کے عین کلمہ کو مکسور کرتے ہیں۔ جیسے اُكْرِمَ اُكْرِمَا اُكْرِمُوْا آخر تک اور مفاعلہ کے باب میں بھی اسی طرح کرتے ہیں لیکن جب فا کلمہ مضموم ہو تو (مفاعلہ کی) الف، واؤ سے بدل جاتی ہے۔ جیسے ضُوْرِبَ ضُوْرِبَا ضُوْرِبُوْا آخر تک اور تفعل اور تفاعل کے باب میں تا اور فا کو مضموم کرتے ہیں اور عین کو مکسور جیسے تُعُهِّدَ تُعُهِّدَا تُعُهِّدُوْا آخر تک اور بابِ تفاعل کی الف بھی واؤ سے بدل جاتی ہے۔ جیسے تُعُوْهِدَ تُعُوْهِدَا تُعُوْهِدُوْا آخر تک اور افتعال کے باب میں ہمزہ اور تا مضموم ہوتے ہیں اور عین مکسور جیسے اُكْتُسِبَ اُكْتُسِبَا اُكْتُسِبُوْا آخر تک اور انفعال کے باب میں ہمزہ اور فا مضموم ہوتے ہیں اور عین مکسور جیسے

اُنْصُرِفَ اُنْصُرِفَا اُنْصُرِفُوْا آخر تک اور افعلال کے باب میں ہمزہ اور عین مضموم ہوتے ہیں اور لام اول مکسور جیسے اُحْمُرَّ اُحْمُرَّا اُحْمُرُّوْا آخر تک اور استفعال کے باب میں ہمزہ اور تا کو مضموم کرتے ہیں اور عین کو مکسور جیسے اُسْتُخْرِجَ اُسْتُخْرِجَا اُسْتُخْرِجُوْا آخر تک۔

افعیلال کے باب میں ہمزہ اور عین مضموم ہوتے ہیں اور الف واؤ سے بدل جاتی ہے اور لام اوّل مکسور ہوتی ہے جیسے اُحْمُوْرَّ اُحْمُوْرَّا اُحْمُوْرُّوْا آخر تک اور فعللہ کے باب میں فا مضموم ہوتی ہے اور لام اوّل مکسور جیسے دُحْرِجَ دُحْرِجَا دُحْرِجُوْا آخر تک۔ اور تفعلل کے باب میں تا اور فا مضموم ہوتے ہیں اور لام اوّل مکسور جیسے تُدُحْرِجَ تُدُحْرِجَا تُدُحْرِجُوْا آخر تک اور افعنلال کے باب میں ہمزہ اور عین مضموم ہوتے ہیں اور لام اوّل مکسور جیسے اُحْرُنْجِمَ اُحْرُنْجِمَا اُحْرُنْجِمُوْا آخر تک اور افعلّال کے باب میں ہمزہ اور عین مضموم ہوتے ہیں اور لام اوّل مکسور۔ جیسے اُقْشُعِرَّ اُقْشُعِرَّا اُقْشُعِرُّوْا آخر تک۔

فصل ۱۶:

جب فعل مستقبل کو مفعول کیلئے بناتے ہیں (یعنی جب فعل مضارع مجہول بناتے ہیں) تو حرفِ استقبال کو ضمہ دیتے ہیں اگر مضموم نہ ہو اور عین کو فتحہ اگر مفتوح نہ ہو۔ جیسے یُنْصَرُ، یُکْرَمُ، یُضَارَبُ، یُصَرَّفُ، یُتَصَرَّفُ، یُکْتَسَبُ، یُتَضَارَبُ، یُحْمَرُّ، یُسْتَخْرَجُ یُحْمَارُّ اور رباعی میں عین کلمہ کے بجائے لام اوّل کو مفتوح کرتے ہیں جیسے یُدَحْرَجُ، یُتَدَحْرَجُ، یُحْرَنْجَمُ اور یُقْشَعَرُّ

فصل ۱۷:

تو جان لے کہ امر حاضر مجہول، امر غائب مجہول کے طریقے پر ہوتا ہے۔ جیسے لِتُضْرَبْ لِتُضْرَبَا لِتُضْرَبُوْا آخر تک۔ ثلاثی مجرد اور اُس کے مزید فیہ نیز رباعی مجرد اور اُس کے مزید فیہ کے تمام افعال کا امر اسی قیاس پر ہوتا ہے۔

فصل ۱۸:

جب نون تاکید ثقیلہ امر حاضر معروف میں آجائے تو تُو یوں کہے: اُطْلُبَنَّ اُطْلُبَانِّ اُطْلُبُنَّ اُطْلُبِنَّ اُطْلُبَانِّ اُطْلُبْنَانِّ اور مجہول میں تُو کہے: لِتُطْلَبَنَّ لِتُطْلَبَانِّ لِتُطْلَبُنَّ لِتُطْلَبِنَّ لِتُطْلَبَانِّ

لِتُطْلَبْنَانِّ اور امر غائب معروف میں تو کہے: لِیَضْرِبَنَّ لِیَضْرِبَانِّ لِیَضْرِبُنَّ آخر تک اور مجہول میں لِیُضْرَبَنَّ لِیُضْرَبَانِّ لِیُضْرَبُنَّ آخر تک اور اسی قیاس پر (نون تاکید ثقیلہ) نہی کے معروف اور مجہول میں بھی آتی ہے جیسے لَا تَضْرِبَنَّ لَا تَضْرِبَانِّ لَا تَضْرِبُنَّ آخر تک، بہر حال واؤ جمع مذکر میں گر جاتی ہے اس لئے کہ ضمہ واؤ پر دلالت کرتا ہے اور ''یا'' واحد مؤنث حاضر سے گر جاتی ہے کیونکہ کسرہ یا پر دلالت کرتی ہے اور جمع مؤنث میں الف فاصل لاتے ہیں تاکہ نون تاکید اور جمع مؤنث کی نون، جو کہ ضمیر ہے، کے درمیان فاصلہ ہو جائے اور جہاں نون تاکید ثقیلہ آتی ہے وہاں نون تاکید خفیفہ بھی آتی ہے سوائے مذکر اور مؤنث کے تثنیہ اور جمع مؤنث کے صیغوں میں جیسے اُطْلُبَنْ اُطْلُبُنْ اُطْلُبِنْ لَا تَطْلُبَنْ لَا تَطْلُبُنْ لَا تَطْلُبِنْ۔

فصل ۱۹:

ثلاثی مجرد کا اسم فاعل اکثر فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے طَالِبٌ طَالِبَانِ طَالِبُوْنَ طَلَبَةٌ طِلَابٌ طُلَّبٌ طَالِبَةٌ طَالِبَتَانِ طَالِبَاتٌ وَطَوَالِبُ کبھی فَعِيْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے شَرُفَ يَشْرُفُ شَرَفًا وَ شَرَافَةً فهو شَرِيْفٌ، فَعَلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے حَسُنَ يَحْسُنُ حُسْنًا فهو حَسَنٌ اور فَعَالٌ، فَعِلٌ، فَعْلٌ فَعُوْلٌ اور فُعَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے جَبَانٌ (بزدل) خَشِنٌ (کھردرا) صَعْبٌ (سخت) ذَلُوْلٌ (فرمانبردار) اور شُجَاعٌ (دلیر)۔ فَعْلَانٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے رَحْمٰنٌ۔ اور جو صیغہ بھی ان اوزان پر آتا ہے اس کو صفتِ مُشبہ کہتے ہیں۔

فصل ۲۰:

تُو جان لے کہ اسم فاعل میں فَعَّالٌ کا صیغہ مُبالغہ کیلئے ہوتا ہے۔ جیسے رَجُلٌ ضَرَّابٌ و اِمْرَأَةٌ ضَرَّابٌ مذکر اور مؤنث اس میں برابر ہیں، اور فَعُوْلٌ بھی مبالغہ کیلئے ہوتا ہے جیسے رَجُلٌ طَلُوْبٌ اِمْرَأَةٌ طَلُوْبٌ اور کبھی اس طرح ہوتا ہے کہ مبالغہ کی زیادتی کیلئے '' تا '' زیادہ کر دیتے ہیں رَجُلٌ عَلَّامَةٌ و اِمْرَأَةٌ عَلَّامَةٌ، رَجُلٌ فَرُوْقَةٌ و اِمْرَأَةٌ فَرُوْقَةٌ مِفْعَالٌ، مِفْعِيْلٌ اور فِعِّيْلٌ بھی مبالغہ کیلئے ہوتے ہیں۔ مذکر اور مؤنث اس میں برابر ہیں جیسے رَجُلٌ مِفْضَالٌ و اِمْرَأَةٌ مِفْضَالٌ، رَجُلٌ مِنْطِيْقٌ

وامرأۃٌ منطِیقٌ، رَجُلٌ شِرّیرٌ وامرأۃٌ شِرّیرٌ، فُعّالٌ بھی مبالغہ کیلئے ہوتا ہے جیسے رَجُلٌ طُوّالٌ وامرأۃٌ طُوّالٌ۔

فصل۲۱:

ثلاثی مجرد کا اسم مفعول مَفْعُولٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَضْرُوبٌ، مَضْرُوبَانِ، مَضْرُوبُونَ آخر تک۔

فصل۲۲:

ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد اور مزید فیہ کا اسم فاعل اُس باب کے فعل مستقبل معروف کی طرح ہوتا ہے جبکہ میم مضموم حرفِ استقبال کی جگہ پر رکھ دی جاتی ہے اور آخر کا ماقبل مکسور ہو جاتا ہے اگر وہ مکسور نہ ہو۔ جیسے مُکْرِمٌ، مُدَحْرِجٌ اور مُتَدَحْرِجٌ اور اسم مفعول اُس باب کے فعل مستقبل مجہول کی طرح ہوتا ہے جبکہ میم مضموم حرفِ استقبال کی جگہ پر رکھ دی جاتی ہے اور آخر کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے جیسے مُکْرَمٌ، مُدَحْرَجٌ اور مُتَدَحْرَجٌ اور یہ تمام معلوم ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

تعلیلات

فصل۲۳:

معتل الفاء ''فَعَلَ یَفْعُلُ'' کے باب سے نہیں آتا ہے اور مثال واوی فَعَلَ یَفْعِلُ کے باب سے آتا ہے جیسے اَلْوَعْدُ (وعدہ کرنا)۔ ماضی معروف وَعَدَ وَعَدَا وَعَدُوْا آخر تک جیسا کہ صحیح میں معلوم ہو چکا ہے۔ اسی وجہ سے اس کو مثال کہتے ہیں یعنی حرکات و سکنات کے اعتبار سے صحیح کی مانند ہے اور مضارع معروف کی گردان یَعِدُ یَعِدَانِ یَعِدُوْنَ آخر تک۔ یَعِدُ دراصل یَوْعِدُ تھا۔ واوٗ، یائے مفتوح اور کسرۂ لازم کے درمیان واقع ہوئی پس واوٗ کو ثقیل ہونیکی وجہ سے حذف کر دیا یَعِدُ ہو گیا۔ اور واوٗ کو (علاماتِ مضارع یعنی) تا، ہمزہ اور نون (والے صیغوں) میں بھی باب کی موافقت کے واسطے گرا دیا۔

امر حاضر معروف عِدْ عِدَا عِدُوْا عِدِیْ عِدَا عِدْنَ با نون ثقیلہ عِدَنَّ عِدَانِّ عِدُنَّ عِدِنَّ عِدَانِّ عِدْنَانِّ با نون خفیفہ عِدَنْ عِدُنْ عِدِنْ

امر غائب معروف لِیَعِدْ لِیَعِدَا لِیَعِدُوْا آخر تک اور یہ نون ثقیلہ اور نون خفیفہ میں بھی اسی طرح ہوتا ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا۔ لَمْ، لَمَّا اور اِنْ شرطیہ کے ساتھ گردان اُسی طرح ہے جیسا کہ صحیح میں معلوم ہو چکا اور لَنْ ناصبہ کے ساتھ (گردان) لَنْ یَّعِدَ لَنْ یَّعِدَا لَنْ یَّعِدُوْا آخر تک۔ اور ماضی مجہول وُعِدَ وُعِدَا وُعِدُوْا آخر تک جو کہ صحیح کے مجہول کے قیاس پر ہے، اور مضارع مجہول یُوْعَدُ یُوْعَدَانِ یُوْعَدُوْنَ آخر تک یہاں ''واؤ'' واپس آ گئی کیونکہ کسرہ گِر گیا ہے۔ اور اسم فاعل وَاعِدٌ وَاعِدَانِ وَاعِدُوْنَ آخر تک اور اسم مفعول جیسے مَوْعُوْدٌ مَوْعُوْدَانِ مَوْعُوْدُوْنَ آخر تک۔

مثال یائی فَعَلَ یَفْعِلُ کے باب سے:

اَلْمَیْسِرُ (جوا کھیلنا): ماضی معروف یَسَرَ یَسَرَا یَسَرُوْا آخر تک، مضارع معروف یَیْسِرُ یَیْسِرَانِ یَیْسِرُوْنَ آخر تک، امر حاضر معروف اِیْسِرْ اِیْسِرَا اِیْسِرُوْا آخر تک، بانون ثقیلہ اِیْسِرَنَّ اِیْسِرَانِّ اِیْسِرُنَّ آخر تک، بانون خفیفہ اِیْسِرَنْ اِیْسِرُنْ اِیْسِرِنْ امر غائب معروف لِیَیْسِرْ لِیَیْسِرَا لِیَیْسِرُوْا آخر تک۔ اسم فاعل اور اسم مفعول صحیح کے قیاس پر ہیں۔ ماضی مجہول یُسِرَ آخر تک اور مضارع مجہول یُوْسَرُ آخر تک۔

مثال واوی فَعِلَ یَفْعَلُ کے باب سے:

اَلْوَجَلُ (ڈرنا): وَجِلَ یَوْجَلُ وَجَلًا فھو وَاجِلٌ فذاك مَوْجُوْلٌ الامر منه اِیْجَلْ۔

فَعَلَ یَفْعَلُ کے باب سے: اَلْوَضْعُ (رکھنا) وَضَعَ یَضَعُ وَضْعًا فھو وَاضِعٌ فذاك مَوْضُوْعٌ الامر منه ضَعْ اور فَعِلَ یَفْعِلُ کے باب سے: اَلْوَرَمُ (سوجنا) وَرِمَ یَرِمُ وَرَمًا فھو وَارِمٌ الامر منه رِمْ، عِدْ کی طرح۔ اور فَعُلَ یَفْعُلُ کے باب سے: اَلْوَسْمُ (نشان لگانا، داغنا) وَسُمَ یَوْسُمُ وَسْمًا فھو وَاسِمٌ فذاك مَوْسُوْمٌ الامر منه اُوْسُمْ والنھی عنه لَا تَوْسُمْ۔

فصل ۲۴:

اَجْوَف واوی فَعَلَ یَفْعُلُ کے باب سے:

اَلْقَوْلُ (کہنا): ''ماضی معروف'' قَالَ قَالَا قَالُوْا آخر تک۔ قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا۔ واؤ متحرک

اوراس کا ماقبل مفتوح ،لہذا واؤ کو الف سے بدل دیا قَالَ ہو گیا۔اسی طرح قَالَتَا تک (تعلیل ہوگی) اور قُلْنَ اصل میں قَوَلْنَ تھا جب واؤ الف ہو گئی تو اِلتقائے ساکنین (یعنی دو ساکنوں کے باہم مل جانے) کی وجہ سے وہ گر گئی تو قَلْنَ ہو گیا۔قاف کی فتحہ کو ضمہ سے بدل دیا تا کہ یہ دلالت کرے کہ فعل کا عین کلمہ جو کہ گرا ہے واؤ تھا نہ کہ یا۔"مستقبل معروف" یَقُوْلُ یَقُوْلَانِ یَقُوْلُوْنَ آخر تک۔یَقُوْلُ اصل میں یَقْوُلُ تھا۔ضمہ واؤ پر ثقیل تھا اس لئے منتقل کر کے ماقبل کو دے یَقُوْلُ ہو گیا اور یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں واؤ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔"امر حاضر معروف" قُلْ قُوْلَا قُوْلُوْا قُوْلِیْ قُوْلَا قُلْنَ۔

قُلْ اصل میں اُقْوُلْ تھا جو کہ تَقُوْلُ سے بنایا گیا تھا۔چونکہ ضمہ واؤ پر ثقیل تھا اس لئے نقل کر کے ماقبل کو دے دیا اور واؤ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی تو اُقُلْ ہو گیا پھر یہ قاف کے متحرک ہونیکی وجہ سے ہمزۂ وصل سے مُستغنی ہو گیا لہذا ہمزہ بھی گر گیا قُلْ ہو گیا۔اور تجھے اختیار ہے کہ تُو یوں کہے:قُلْ کو تَقُوْلُ سے بنایا گیا ہے جب تا گرادی گئی ،لام وقف کی وجہ سے ساکن ہوگئی اور واؤ اِلتقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی تو قُلْ ہو گیا۔

امر غائب معروف:لِیَقُلْ لِیَقُوْلَا لِیَقُوْلُوْا آخر تک۔

نہی غائب (معروف) لَا یَقُلْ لَا یَقُوْلَا لَا یَقُوْلُوْا آخر تک۔

امر حاضر (معروف) بانون ثقیلہ:قُوْلَنَّ قُوْلَانِّ قُوْلُنَّ آخر تک۔

(امر حاضر معروف) بانون خفیفہ:قُوْلَنْ قُوْلُنْ قُوْلِنْ

امر غائب (معروف) بانون ثقیلہ لِیَقُوْلَنَّ لِیَقُوْلَانِّ لِیَقُوْلُنَّ آخر تک۔

نہی (غائب معروف بانون ثقیلہ) لَا یَقُوْلَنَّ لَا یَقُوْلَانِّ لَا یَقُوْلُنَّ آخر تک۔

(نہی غائب معروف) بانون خفیفہ لَا یَقُوْلَنْ لَا یَقُوْلُنْ لَا تَقُوْلَنْ آخر تک۔

قُوْلَنَّ، لِیَقُوْلَنَّ اور لَا یَقُوْلَنَّ میں واؤ واپس آ گئی کیونکہ اِلتقائے ساکنین نہیں رہا۔

"ماضی مجہول" قِیْلَ قِیْلَا قِیْلُوْا آخر تک۔قِیْلَ اصل میں قُوِلَ تھا۔کسرہ واؤ پر ثقیل تھا چناں چہ قاف کی حرکت دور کرنے کے بعد قاف کو دے دیا قِوْلَ ہو گیا (چونکہ یہاں) واؤ ساکن اور اُس کا ماقبل

مکسور ہے لہٰذا واؤ یاء سے بدل گئی (قِیْلَ ہو گیا)۔قُلْنَ سے آخر تک (کے صیغوں میں) واؤ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ قاف کا اصلی ضمہ واپس آ گیا۔ بظاہر معروف، مجہول اور امر ایک جیسے ہو گئے۔ قُلْنَ معروف کی اصل قَوَلْنَ ہے اور قُلْنَ مجہول کی اصل قُوِلْنَ ہے اور قُلْنَ امر کی اصل اُقْوُلْنَ ہے۔

''مضارع مجہول'' یُقَالُ یُقَالَانِ یُقَالُوْنَ آخر تک ۔یُقَالُ اصل میں یُقْوَلُ تھا چونکہ واؤ متحرک اور اِس کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہے لہٰذا واؤ کی حرکت نقل کر کے قاف کو دے دی۔ واؤ دراصل متحرک تھا اب اس کا ماقبل مفتوح ہو گیا پس واؤ کو الف سے بدل دیُقَالُ ہو گیا۔ اسی طرح دوسرے الفاظ میں (تعلیل ہو گی) اور یُقَلْنَ میں الف اِلتقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔

''امر غائب مجہول'' لِیُقَلْ لِیُقَالَا لِیُقَالُوْا آخر تک۔

''نہی غائب مجہول'' لَا یُقَلْ لَا یُقَالَا لَا یُقَالُوْا آخر تک۔

''اسم فاعل'' قَائِلٌ قَائِلَانِ قَائِلُوْنَ آخر تک ۔قَائِلٌ اصل میں قَاوِلٌ تھا جب واؤ کو فعل ماضی میں الف سے بدل دیا تو پھر اسم فاعل میں بھی اسی طرح کیا اور الف کو کسرہ کی حرکت دے دقَائِلٌ ہو گیا۔

''اسم مفعول'' مَقُوْلٌ مَقُوْلَانِ مَقُوْلُوْنَ آخر تک ۔مَقُوْلٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ تھا۔ ضمہ واؤ پر ثقیل تھا نقل کر کے ماقبل کو دے دیا ایک واؤ گر گئی مَقُوْلٌ ہو گیا۔ بعضوں کے نزدیک اصلی واؤ گر گئی مَفُوْلٌ کے وزن پر ہو گیا اور بعضوں کے نزدیک زائد واؤ گر گئی تو مَفُعْلٌ کے وزن پر ہو گیا۔

فصل ۲۵:

''اجوف یائی فَعَلَ یَفْعِلُ کے باب سے'':

اَلْبَیْعُ: بیچنا اور خریدنا۔

ماضی معروف: بَاعَ بَاعَا بَاعُوْا آخر تک ۔بَاعَ دراصل بَیَعَ تھا۔ یاء متحرک اس کا ماقبل مفتوح، لہٰذا یاء کو الف سے بدل دیا ۔بَاعَ ہو گیا اور بِعْنَ سے آخر تک کے صیغوں میں جب الف اِلتقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی تو بَا کے فتحہ کو کسرہ سے بدل دیا تا کہ اس پر دلالت کرے کہ فعل کا عین کلمہ جو گرا ہے وہ یاء ہے نہ کہ واؤ۔

مستقبل معروف: یَبِیْعُ یَبِیْعَانِ یَبِیْعُوْنَ آخر تک ۔ یَبِیْعُ اصل میں یَبْیِعُ تھا کسرہ یاء پر ثقیل تھا اس لئے ماقبل کو دے دیا یَبِیْعُ ہو گیا۔ اور یَبِعْنَ اور تَبِعْنَ میں یاء التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔

امر حاضر معروف: بِعْ بِیْعَا بِیْعُوْا آخر تک ۔ اس کی تعلیل اسی طرح ہے جیسا کہ قُلْ میں کہی گئی۔

بانون ثقیلہ: بِیْعَنَّ بِیْعَانِّ بِیْعُنَّ آخر تک ۔

بانون خفیفہ: بِیْعَنْ بِیْعُنْ بِیْعِنْ۔

امر غائب معروف: لِیَبِعْ لِیَبِیْعَا لِیَبِیْعُوْا آخر تک ۔

بانون ثقیلہ: لِیَبِیْعَنَّ لِیَبِیْعَانِّ لِیَبِیْعُنَّ آخر تک ۔

بانون خفیفہ: لِیَبِیْعَنْ لِیَبِیْعُنْ لِتَبِیْعِنْ آخر تک ۔

نہی: لَا تَبِعْ آخر تک ، یہ نون ثقیلہ اور خفیفہ کے ساتھ اسی قیاس پر ہے جو گزرا۔

ماضی مجہول: بِیْعَ بِیْعَا بِیْعُوْا آخر تک ۔

بِیْعَ اصل میں بُیِعَ تھا۔ کسرہ یاء پر ثقیل تھا لہٰذا ماقبل کو دے دیا ماقبل کی حرکت کو دُور کرنے کے بعد۔ پس بِیْعَ ہو گیا۔ اور بِعْنَ میں (ماضی) مجہول، (ماضی) معروف اور امر (حاضر) کی صورت ایک ہو گئی۔ لیکن اس کی اصل مختلف ہے۔ معروف کی اصل بَیَعْنَ ہے، مجہول کی اصل بُیِعْنَ اور امر حاضر کی اصل اِبْیِعْنَ ہے۔

مضارع مجہول: یُبَاعُ یُبَاعَانِ یُبَاعُوْنَ آخر تک یُقَالُ کی طرح۔

فصل ۲۶:

اَجوف واوی فَعِلَ یَفْعَلُ کے باب سے:

اَلْخَوْفُ: (ڈرنا)

ماضی معروف: خَافَ خَافَا خَافُوْا آخر تک ۔

خَافَ اصل میں خَوِفَ تھا۔ واوٗ متحرک اس کا ماقبل مفتوح، پس واوٗ کو الف سے بدل خَافَ ہو گیا۔

خِفْنَ اصل میں خَوِفْنَ تھا کسرہ واوٗ پر ثقیل تھا لہٰذا ماقبل کی حرکت دور کرنے کے بعد ماقبل کو دے دیا۔ اور

واؤ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی خِفْنَ ہو گیا اور یہاں باب کی رعایت کی۔ (اس وجہ سے کسرہ کی حرکت دی)۔ کیونکہ اس (باب) کی اصل فَعِلَ تھی نہ کہ (اس وجہ سے کسرہ دی کہ) محذوف پر دلالت کرے۔

مستقبل معروف: يَخَافُ يَخَافَانِ يَخَافُوْنَ آخر تک۔

ماضی مجہول: خِيْفَ خِيْفَا خِيْفُوْا آخر تک۔

مستقبل مجہول: يُخَافُ مِنه آخر تک۔

امر حاضر (معروف): خَفْ خَافَا خَافُوْا آخر تک۔

اس کا نون ثقیلہ اور خفیفہ گزشتہ قیاس کے مطابق ہے۔

اجوف، اصول کے ان تین بابوں (یعنی نصر ینصر، ضرب یضرب اور سمع یسمع) سے آتا ہے۔

بَاعَ سے اسم فاعل: بَائِعٌ اور "اسم مفعول" مَبِيْعٌ جو کہ اصل میں مَبْيُوْعٌ تھا ضمہ یاء پر ثقیل تھا نقل کر کے ماقبل کو دے دیا بعضوں کے نزدیک یاء گر گئی مَبُوْعٌ ہو گیا۔ اس کے بعد واؤ کو یاء کر دیا اور یاء کا ماقبل مکسور کر دیا تا کہ اجوف واوی کے ساتھ مُشابہت نہ ہو مَبِيْعٌ ہو گیا مَفِعْلٌ کے وزن پر۔ اور بعضوں کے نزدیک زائد واؤ گری مَبُيْعٌ ہو گیا مَفُعْلٌ کے وزن پر۔ پھر ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا مَبِيْعٌ ہو گیا مَفِعْلٌ کے وزن پر۔

خَافَ سے اسم فاعل: خَائِفٌ قَائِلٌ کی طرح۔ "اسم مفعول" مَخُوْفٌ منہ جو کہ اصل میں مَخْوُوْفٌ تھا۔ دو واؤ میں سے ایک گر گئی جیسا کہ مَقُوْلٌ میں کہا گیا۔

فصل ۲۷:

ناقص واوی از باب فَعَلَ يَفْعُلُ

اَلدُّعَاءُ وَالدَّعْوَةُ بلانا

ماضی معروف: دَعَا دَعَوَا دَعَوْا دَعَتْ دَعَتَا دَعَوْنَ دَعَوْتَ دَعَوْتُمَا دَعَوْتُمْ دَعَوْتِ دَعَوْتُمَا دَعَوْتُنَّ دَعَوْتُ دَعَوْنَا۔ دَعَا اصل میں دَعَوَ تھا۔ واؤ متحرک اس کا ماقبل مفتوح، پس واؤ کو الف سے بدل

دیا دَعَا ہو گیا۔ دَعَوْا اصل میں دَعَوُوْا تھا واؤ الف سے تبدیل ہو گئی اور الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی دَعَوْا ہو گیا فَعَوْا کے وزن پر۔ دَعَتْ کی اصل دَعَوَتْ تھی جب واؤ الف سے بدل گئی تو الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی دَعَتْ ہو گیا فَعَتْ کے وزن پر۔ دَعَتَا میں الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گِر گئی کیونکہ ''تا'' کی حرکت اصلی نہیں ہے کہ یہی ''تا'' واحد (کے صیغہ) میں ساکن تھی دَعَوْنَ اپنی اصل پر ہے فَعَلْنَ کے وزن پر اور اسی طرح باقی الفاظ آخر تک اپنی اصل پر ہیں۔

مستقبل معروف: یَدْعُوْ یَدْعُوَانِ یَدْعُوْنَ آخر تک۔ یَدْعُوْا اصل میں یَدْعُوُ تھا (چونکہ) ضمہ واؤ پر ثقیل تھا (اس لئے) گر گیا یَدْعُوْ ہو گیا اور اسی طرح تَدْعُوْ اَدْعُوْ نَدْعُوْ کا حال ہے۔ یَدْعُوَانِ اور تَدْعُوَانِ اپنی اصل پر ہیں۔ یَدْعُوْنَ جمع مذکر، اس کی اصل یَدْعُوُوْنَ تھا۔ ضمہ واؤ پر ثقیل تھا، گر گیا اور وہ واؤ جو فعل کا لام کلمہ تھی التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی یَدْعُوْنَ ہو گیا یَفْعُوْنَ کے وزن پر۔

جمع مؤنث کے صیغے یَدْعُوْنَ اور تَدْعُوْنَ اپنی اصل پر ہیں یَفْعُلْنَ اور تَفْعُلْنَ کے وزن پر۔ تَدْعِیْنَ اصل میں تَدْعُوِیْنَ تھا، کسرہ واؤ پر ثقیل تھا اس لئے ماقبل کی حرکت دُور کرنے کے بعد ماقبل کو دے دیا اور واؤ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی تَدْعِیْنَ ہو گیا تَفْعِیْنَ کے وزن پر۔ جب ''حرفِ ناصبہ'' آئے تو تُو کہے لَنْ یَدْعُوَ لَنْ یَدْعُوَا لَنْ یَدْعُوْا آخر تک اور وہ نُونیں جو رفع کا عِوَض ہیں سات صیغوں سے نصب کی وجہ سے ساقط ہو جائیں گی اور وہ نون جو ضمیر ہے اپنی حالت پر رہے گی۔ اور اگر اس پر ''حرفِ جازمہ'' داخل ہو تو تُو کہے لَمْ یَدْعُ لَمْ تَدْعُ لَمْ اَدْعُ لَمْ نَدْعُ (آخر میں حرفِ علت) واؤ حالتِ جزمی کی وجہ سے گِر گئی اور وہ نونیں جو رفع کا عوض ہیں وہ بھی گر جائیں گی مگر نون ضمیر اپنے حال پر باقی رہے گی۔

''امر حاضر'' اُدْعُ اُدْعُوَا اُدْعُوْا اُدْعِیْ اُدْعُوَا اُدْعُوْنَ (واؤ) حالت وقفی کی وجہ سے گِر گئی اور عوض والی نونیں بھی حالتِ وقفی کی وجہ سے گِر گئیں جیسا کہ حالت جزمی کی وجہ سے (گِر گئی تھیں)۔

بانون ثقیلہ: اُدْعُوَنَّ اُدْعُوَانِّ اُدْعُنَّ اُدْعِنَّ اُدْعُوَانِّ اُدْعُوْنَانِّ۔

بانون خفیفہ: اُدْعُوَنْ اُدْعُنْ اُدْعِنْ

''ماضی مجہول'' دُعِیَ دُعِیَا دُعُوْا آخرتک۔ دُعِیَ اصل میں دُعِوَ تھا، واؤ ما قبل کسرہ کی وجہ سے یاء ہو گئی (دُعِیَ ہو گیا)۔ دُعُوْا اصل میں دُعِوُوْا تھا۔ واؤ متحرک اس کا ما قبل مکسور، پس واؤ کو یاء سے بدل دیا دُعِیُوْا ہو گیا۔ اس کے بعد ضمہ یاء پر دُشوار تھا، ما قبل کی حرکت دُور کرنے کے بعد نقل کر کے ما قبل کو دے دیا اور یاء التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی دُعُوْا ہو گیا۔

''مستقبل مجہول'' یُدْعٰی یُدْعَیَانِ یُدْعَوْنَ آخرتک۔

یُدْعٰی اصل میں یُدْعَوُ تھا۔ واؤ چوتھی جگہ میں واقع ہوئی اُس کے ما قبل کی حرکت مخالف تھی، واؤ کو یاء سے بدل دیا یُدْعَیُ ہو گیا۔ پھر یاء متحرک اس کا ما قبل مفتوح، یاء کو الف سے بدل دیا یُدْعٰی ہو گیا۔ تُدْعٰی اُدْعٰی نُدْعٰی بھی اسی قیاس پر ہیں۔ اور یُدْعَیَانِ اور تُدْعَیَانِ میں واؤ کو یاء سے بدل دیا۔ یُدْعَوْنَ تُدْعَوْنَ اور تُدْعَیْنَ میں واؤ یاء ہو گئی اور یاء الف ہو گئی اور الف پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ یُدْعَیْنَ اور تُدْعَیْنَ جمع مؤنث میں واؤ کو یاء سے بدل دیا۔

''اسم فاعل'' دَاعٍ دَاعِیَانِ دَاعُوْنَ دَاعِیَۃٌ دَاعِیَتَانِ دَاعِیَاتٌ دَاعٍ اصل میں دَاعِوٌ تھا۔ واؤ چوتھی جگہ میں واقع ہوئی اور اس کا ما قبل مکسور، لہٰذا اسے یاء سے بدل دیا اور ضمہ یاء پر ثقیل تھا گرا دیا، یاء التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی دَاعٍ ہو گیا۔ جب الف لام تو لائے تو یاء باقی رہے گی جیسے تو کہے اَلدَّاعِیْ۔ اور دَاعِیَانِ میں واؤ، یاء ہو گئی۔ دَاعُوْنَ میں، جو کہ اصل میں دَاعِوُوْنَ تھا، واؤ یاء ہو گئی۔ ضمہ یاء پر ثقیل تھا ما قبل کی حرکت دُور کرنے کے بعد ما قبل کو دے دیا اور یاء اِلتقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی دَاعُوْنَ ہو گیا فَاعُوْنَ کے وزن پر۔

''اسم مفعول'' مَدْعُوٌّ مَدْعُوَّانِ مَدْعُوُّوْنَ آخرتک۔ مَدْعُوٌّ اصل میں مَدْعُوْوٌ تھا۔ پہلی واؤ کا دوسری واؤ میں اِدغام کر دیا۔ مَدْعُوٌّ ہو گیا۔

ناقِص یائی از باب فَعَلَ یَفْعِلُ

اَلرَّمْیُ: تیر پھینکنا

ماضی معروف: رَمٰی رَمَیَا رَمَوْا رَمَتْ رَمَتَا رَمَیْنَ آخرتک۔

ماضی مجہول: رُمِیَ رُمِیَا رُمُوْا آخرتک۔

مستقبل معروف: یَرْمِیْ یَرْمِیَانِ یَرْمُوْنَ آخرتک۔

اس کا واحد مؤنث حاضر اور جمع (مؤنث حاضر، صورۃً) ایک جیسے ہیں لیکن جمع (مؤنث حاضر) اپنی اصل پر ہے تَفْعِلْنَ کے وزن پر اور واحد (مؤنث حاضر) اصل میں تَرْمِیِیْنَ تھا۔ کسرہ یاء پر ثقیل تھا گرا دیا اور یاء جو کہ فعل کا لام کلمہ ہے التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی تَرْمِیْنَ ہو گیا تَفْعِیْنَ کے وزن پر۔ جب "(حروفِ) ناصبہ" (اس پر) داخل ہوں تو تُو یوں کہے لَنْ یَّرْمِیَ اور جب "(حروفِ) جازِمہ" داخل ہوں تو تُو کہے: لَمْ یَرْمِ، یاء حالتِ جزمی کی وجہ سے گر گئی جیسا کہ واؤ لَمْ یَدْعُ میں (گر گیا تھا)۔

امر حاضر معروف: اِرْمِ اِرْمِیَا اِرْمُوْا اِرْمِیْ اِرْمِیَا اِرْمِیْنَ

بانون ثقیلہ: اِرْمِیَنَّ آخرتک۔

بانون خفیفہ: اِرْمِیَنْ اِرْمُنْ اِرْمِنْ

مستقبل مجہول: یُرْمٰی یُرْمَیَانِ یُرْمَوْنَ آخرتک یُدْعٰی کے قیاس پر۔

اسم فاعل: رَامٍ رَامِیَانِ رَامُوْنَ رَامِیَۃٌ رَامِیَتَانِ رَامِیَاتٌ۔

اسم مفعول: مَرْمِیٌّ مَرْمِیَّانِ مَرْمِیُّوْنَ آخرتک۔

مَرْمِیٌّ اصل میں مَرْمُوْیٌ تھا مَفْعُوْلٌ کے وزن پر۔ واؤ اور یاء ایک (ہی) کلمے میں جمع ہو گئے اور پہلا ساکن تھا۔ واؤ کو یاء کر دیا اور یاء کا یاء میں اِدغام کر دیا۔ میم کو یاء کی مناسبت کی وجہ سے کسرہ دے دیا مَرْمِیٌّ ہو گیا۔

ناقص واوی از باب فَعِلَ یَفْعَلُ

اَلرِّضٰی وَالرِّضْوَانُ خوش ہونا اور پسند کرنا

ماضی معروف: رَضِیَ رَضِیَا رَضُوْا آخرتک۔

رَضِیَ اصل میں رَضِوَ تھا۔ واؤ طرف میں تھی اور اس کا ماقبل مکسور تھا، پس واؤ کو یاء سے بدل دیا رَضِیَ ہو گیا اور رَضُوْا اصل میں رَضِوُوْا تھا۔ واؤ ماقبل کسرہ ہونیکی وجہ سے یاء ہو گئی رَضِیُوْا ہو گیا۔ اس کے بعد

ضمہ یاء پر ثقیل تھا ماقبل کی حرکت دُور کرنے کے بعد ماقبل کو دے دیا پھر یاء التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی رَضُوْا ہو گیا فَعُوْا کے وزن پر۔

ماضی مجہول: رُضِیَ رُضِیَا رُضُوْا آخر تک ۔رُمِیَ کے قیاس پر۔

مستقبل معروف: یَرْضٰی یَرْضَیَانِ یَرْضَوْنَ آخر تک ۔واؤ کو یاء کر دیا اور یاء کو الف۔

واحد مؤنث حاضر اور جمع مؤنث حاضر یہاں صورت میں ایک جیسے ہیں اور حقیقت میں مخالف ہیں (کیونکہ) واحد مؤنث حاضر تَرْضَیْنَ کی اصل تَرْضَیِیْنَ تھی تَفْعَلِیْنَ کے وزن پر اور جمع مؤنث حاضر تَرْضَیْنَ اپنی اصل پر تَفْعَلْنَ کے وزن پر ہے۔

مستقبل مجہول: یُرْضٰی آخر تک۔

ناقص یائی اسی باب سے (یعنی فَعِلَ یَفْعَلُ سے)

اَلْخَشْیَۃُ: ڈرنا

ماضی معروف: خَشِیَ خَشِیَا خَشُوْا آخر تک۔

مستقبل معروف: یَخْشٰی یَخْشَیَانِ یَخْشَوْنَ آخر تک۔ (یَرْضٰی کی طرح)

ناقص واوی از باب فَعُلَ یَفْعُلُ

اَلرِّخْوَۃُ: سست ہونا

ماضی معروف: رَخُوَ رَخُوَا رَخُوْا ۔ رَخُوْا اصل میں رَخُوُوْا تھا۔

ماضی مجہول: رُخِیَ ۔ دُعِیَ کے قیاس پر۔

مستقبل معروف: یَرْخُوْ یَرْخُوَانِ یَرْخُوْنَ آخر تک۔

مستقبل مجہول: یُرْخٰی ۔ یُدْعٰی کی طرح۔

ناقص یائی از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

اَلرَّعْیُ والرِّعَایَۃُ چرانا اور حفاظت کرنا

ماضی معروف: رَعٰی رَعَیَا رَعَوْا آخر تک۔

مستقبل معروف: یَرْعیٰ یَرْعَیَانِ یَرْعَوْنَ آخر تک۔

امر حاضر: اِرْضَ اِرْضَیَا اِرْضَوْا آخر تک۔

بانون ثقیلہ: اِرْضَیَنَّ اِرْضَیَانِّ اِرْضَوُنَّ اِرْضَیِنَّ اِرْضَیَانِّ اِرْضَیْنَانِّ

بانون خفیفہ: اِرْضَیَنْ اِرْضَوُنْ اِرْضَیِنْ

اور اسی قیاس پر:

اِخْشَ اِخْشَیَا اِخْشَوْا اِخْشَیْ اِخْشَیَا اِخْشَیْنَ اِرْعَ اِرْعَیَا اِرْعَوْا اِرْعَیْ اِرْعَیَا اِرْعَیْنَ

تَرْخُوْا سے امر: اُرْخُ اُرْخُوَا اُرْخُوْا اُرْخِیْ اُرْخُوَا اُرْخُوْنَ۔ اُدْعُ کی طرح۔

اسم فاعل: رَاضٍ وخَاشٍ ورَاعٍ ورَاخٍ دَاعٍ اور رَامٍ کے قیاس پر۔

اسم مفعول: مَرْضِیٌّ و مَخْشِیٌّ و مَرْعِیٌّ و مَرْخُوٌّ۔ مَرْمِیٌّ اور مَدْعُوٌّ قیاس پر

ناقص یائی فَعِلَ یَفْعِلُ کے باب سے نہیں آتا

فصل ۲۸:

لفیفِ مفروق تین بابوں سے آتا ہے:

اوّل: فَعَلَ یَفْعِلُ کے باب سے:

اَلْوِقَایَۃُ: حفاظت کرنا۔ روکنا

ماضی معروف: وَقٰی وَقَیَا وَقَوْا آخر تک۔ رَمٰی کے قیاس پر۔

مستقبل معروف: یَقِیْ یَقِیَانِ یَقُوْنَ آخر تک۔ یَقِیْ اصل میں یَوْقِیُ تھا واؤ گر گئی جیسا کہ یَعِدُ میں (گر گئی) اور یاء کا ضمہ گر گیا جیسا کہ یَرْمِیْ میں (گر گیا)۔ پس اس واؤ کا حکم مثال کے واؤ کے حکم (کی طرح) ہے اور اس کی یاء کا وہی حکم ہے جو ناقص کی یاء کا ہے۔ حروفِ ناصبہ کے ساتھ تو کہے لَنْ یَقِیَ آخر تک اور حروفِ جازمہ کے ساتھ تُو کہے لَمْ یَقِ لَمْ یَقِیَا لَمْ یَقُوْا آخر تک۔

اسم فاعل: وَاقٍ وَاقِیَانِ وَاقُوْنَ آخر تک۔ رَامٍ کی طرح آخر تک۔

اسم مفعول: مَوْقِیٌّ۔ مَرْمِیٌّ کی طرح آخر تک۔

امر حاضر: قِ قِيَا قُوْا قِيْ قِيَا قِيْنَ

بانون ثقیلہ: قِيَنَّ قِيَانِّ قُنَّ قِنَّ قِيَانِّ قِيْنَانِّ

بانون خفیفہ: قِيَنْ قُنْ قِنْ

بابِ دوم: فَعِلَ يَفْعَلُ

اَلْوَجْيُ: چوپائے کے سُم کا گِھسا ہوا ہونا

ماضی معروف: وَجِيَ وَجِيَا وَجُوْا ۔ رَضِيَ کے قیاس پر۔

مستقبل معروف: يَوْجٰى ۔ يَرْضٰى کی طرح۔

امر حاضر: اِيْجَ اِيْجَيَا اِيْجَوْا آخر تک ۔اِرْضَ کے قیاس پر۔

بانون ثقیلہ: اِيْجَيَنَّ ۔اِرْضَيَنَّ کے قیاس پر۔

بانون خفیفہ: اِيْجَيَنْ اِيْجَوُنْ اِيْجَيِنْ

اسم فاعل: وَاجٍ ۔ رَامٍ کی طرح۔

اسم مفعول: مَوْجِيٌّ ۔ مَرْمِيٌّ کی طرح۔

باب سوم: فَعِلَ يَفْعِلُ

اَلْوَلْيُ: نزدیک ہونا

ماضی معروف: وَلِيَ وَلِيَا وَلُوْا ۔ رَضِيَ کی طرح۔

مستقبل معروف: يَلِيْ يَلِيَانِ يَلُوْنَ آخر تک ۔يَقِيْ کی طرح۔

لفیف مقرون دو بابوں سے آتا ہے:

اوّل: فَعَلَ يَفْعِلُ کے باب سے:

اَلطَّيُّ: لپیٹنا

ماضی معروف: طَوٰى طَوَيَا طَوَوْا (آخر تک) ،رَمٰى کے قیاس پر۔

مستقبل معروف: يَطْوِيْ يَطْوِيَانِ يَطْوُوْنَ (آخر تک) يَرْمِيْ کی طرح۔

امر حاضر: اِطْوِ اِطْوِیَا اِطْوُوْا جیسے اِرْمِ اِرْمِیَا اِرْمُوْا۔

اسم فاعل: طَاوٍ طَاوِیَانِ آخرتک۔ رَامٍ کی طرح۔

اسم مفعول: مَطْوِیٌّ مَطْوِیَّانِ مَطْوِیُّوْنَ آخرتک۔

باب دوم: **فَعِلَ یَفْعَلُ**

اَلطَّوٰی: بھوکا ہونا

ماضی معروف: طَوِیَ طَوِیَا طَوُوْا آخرتک۔

مستقبل معروف: یَطْوٰی یَطْوَیَانِ یَطْوَوْنَ آخرتک۔

امر حاضر: اِطْوَ۔ اِرْضَ کی طرح۔

اسم فاعل: طَاوٍ۔ رَاضٍ کی طرح۔

اسم مفعول: مَطْوِیٌّ آخرتک۔

مہموز الفا صحیح فَعَلَ یَفْعُلُ کے باب سے

اَلْاَمْرُ: حکم دینا

ماضی: اَمَرَ اَمَرَا اَمَرُوْا آخرتک۔

مستقبل: یَاْمُرُ یَاْمُرَانِ یَاْمُرُوْنَ آخرتک۔ جیسا کہ صحیح میں معلوم ہو چکا۔

امر حاضر: اُوْمُرْ اُوْمُرَا اُوْمُرُوْا آخرتک۔ اُوْمُرْ اصل میں اُءْمُرْ تھا۔ دو ہمزے جمع ہو گئے، پہلا مضموم تھا اور دوسرا ساکن۔ دوسرے (ہمزہ) کو ماقبل ضمہ کی وجہ سے واوٗ سے بدل دیا اور اگر پہلا (ہمزہ) مکسور ہو تو دوسرا (ہمزہ) یاء سے بدل جائے گا۔ جیسا کہ اَدَبَ یَأْدِبُ کے امر حاضر میں تُو کہے اِیْدِبْ اور اگر (پہلا ہمزہ) مفتوح ہو تو دوسرا (ساکن ہمزہ) الف سے بدل جائے گا جیسا کہ تُو کہے آمَنَ جو کہ اصل میں اَءْمَنَ تھا۔ دوسرا ہمزہ ماقبل کی حرکت کی مناسبت سے ''الف'' ہو گیا۔

مہموز العین صحیح

اَلزَّأْرُ: شیر کا دھاڑنا۔ زَأَرَ یَزْءِرُ: ضَرَبَ یَضْرِبُ کی طرح

مہموز اللام صحیح

اَلْقَرْءُ: پڑھنا۔ قَرَءَ یَقْرَءُ۔ مَنَعَ یَمْنَعُ کی طرح

مہموز اللام واجوف یائی

اَلْمَجِیْئُ: آنا۔ جَاءَ یَجِیْئُ مَجِیْأً فَھُوَ جَاءٍ وجِیْءَ یُجَاءُ مَجِیْأً فھُوَ مَجِیْءٌ۔ الامر جِئْ والنھی لَا تَجِئْ

مہموز الفاء وناقص

اَلْاَتْیُ وَالْاِتْیَانُ: آنا۔ اَتٰی یَأْتِیْ۔ رَمٰی یَرْمِیْ کی طرح۔ امر میں تو کہے اِیْتِ۔ ہمزہ یاء ہوگیا۔

مہموز العین ومثال

اَلْوَأْدُ: زندہ دفن کرنا۔ وَأَدَ یَئِدُ۔ وَعَدَ یَعِدُ کی طرح

مہموز العین ولفیف مفروق

اَلْوَأْیُ: وعدہ کرنا۔ وَأٰی یَئِیْ۔ وَقٰی یَقِیْ کی طرح

مہموز الفاء ولفیف مقرون

اَلْاُوِیُّ: جگہ پکڑنا یعنی ٹھکانہ حاصل کرنا: اَوٰی یَأْوِیْ۔ طَوٰی یَطْوِیْ کی طرح

مہموز الفاء ومُضاعف

اَلْاِمَامَۃُ: پیشوائی کرنا: اَمَّ یَؤُمُّ۔ مَدَّ یَمُدُّ کی طرح مضاعف کا حکم رکھتا ہے پس ہر باب کے مہموز کا حکم اُس باب کے قیاس پر ہوتا ہے۔

المضاعف: اَلْمَدُّ: کھینچنا

ماضی معروف: مَدَّ مَدَّا مَدُّوْا آخر تک۔

مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا۔ چونکہ ایک ہی جنس کے دو حروف کا جمع ہونا ثقیل تھا (لہٰذا) پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا مَدَّ ہوگیا اور مَدَدْنَ سے آخر تک میں جب دوسری دال ساکن لازم ہوگئی تو ادغام ممکن نہیں تھا اس وجہ سے اپنے حال پر رہی۔

مستقبل معروف: یَمُدُّ یَمُدَّانِ یَمُدُّوْنَ آخرتک۔ یَمُدُّ اصل میں یَمْدُدُ تھا۔ پہلی دال کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی (پھر) پہلی دال کا دوسری میں ادغام کر دیا یَمُدُّ ہو گیا اور یَمْدُدْنَ میں ادغام ممکن نہیں تھا جیسا کہ مَدَدْنَ میں۔

ماضی مجہول: مُدَّ مُدَّا مُدُّوْا آخرتک۔

مستقبل مجہول: یُمَدُّ یُمَدَّانِ یُمَدُّوْنَ آخرتک۔

امر حاضر کے واحد مذکر میں چار صورتیں جائز ہیں:۔ مُدَّ مُدُّ مُدِّ اُمْدُدْ اور باقی الفاظ میں ایک ہی صورت ہے: مُدَّا مُدُّوْا مُدِّیْ مُدَّا اُمْدُدْنَ واحد امر غائب میں بھی، خواہ مذکر ہو یا مؤنث، چار صورتیں جائز ہیں:۔ لِیَمُدَّ لِیَمُدُّ لِیَمُدِّ لِیَمْدُدْ اور "نہی" کا حال بھی اسی قیاس پر ہے: لَا تَمُدَّ لَا تَمُدُّ لَا تَمُدِّ لَا تَمْدُدْ اور اسی طرح "جحد" لَمْ یَمُدَّ لَمْ یَمُدُّ لَمْ یَمُدِّ لَمْ یَمْدُدْ۔

مضاعف اصول کے تین بابوں سے آتا ہے:

اول: فَعَلَ یَفْعُلُ جیسا کہ گزرا۔

دوم: فَعِلَ یَفْعَلُ جیسے بَرَّ یَبَرُّ بَرًّا فھو بَارٌّ الامر بَرَّ بَرِّ اِبْرَرْ۔

سوم: فَعَلَ یَفْعِلُ جیسے فَرَّ یَفِرُّ، اور امر اور اس کے ہم جنس میں ان دو بابوں سے تین صورتیں جائز ہیں اس لئے کہ ضمہ مستقبل کے عین کلمہ کی موافقت کیلئے تھا، ساقط ہو گیا۔

نون ثقیلہ: مُدَّنَّ مُدَّانِّ مُدُّنَّ مُدِّنَّ مُدَّانِّ اُمْدُدْنَانِّ۔

با نون خفیفہ: مُدَّنْ مُدُّنْ مُدِّنْ

اسم فاعل: مَادٌّ مَادَّانِ مَادُّوْنَ مَادَّةٌ مَادَّتَانِ مَادَّاتٌ۔

اسم مفعول: مَمْدُوْدٌ مَمْدُوْدَانِ مَمْدُوْدُوْنَ آخرتک

فصل ۲۹:

تُو جان لے کہ مصدر میمی اور اسم مکان وزمان، فعل ثلاثی مجرد میں یَفْعَلُ سے مَفْعَلٌ آتا ہے۔ جیسے مَشْرَبٌ یعنی "پینا اور پینے کا زمانہ اور پینے کی جگہ۔ یَفْعُلُ سے بھی اسی طرح آتا ہے۔ جیسے

مَقْتَلٌ اور چند کلمات میں اسم زمان ومکان مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مَطْلِعٌ، مَشْرِقٌ، مَغْرِبٌ، مَسْجِدٌ، مَنْبِتٌ، مَفْرِقٌ، مَسْقِطٌ، مَنْسِكٌ، مَجْزِرٌ اور ان سب جگہ میں فتحہ بھی جائز ہے۔ اور يَفْعِلُ سے مصدر میمی مَفْعَلٌ آتا ہے اور اسم زمان ومکان مَفْعِلٌ آتا ہے جیسے مَجْلَسٌ مَجْلِسٌ اور ناقص سے مطلقاً ہمیشہ مَفْعَلٌ (کے وزن پر) آتا ہے اور مثال سے مطلقاً ہمیشہ مَفْعِلٌ آتا ہے۔ جیسے مَوْعِدٌ اور جو اس طرح نہ آئے وہ شاذ ہوگا۔

تُو جان لے کہ مِفْعَلٌ و مِفْعَلَةٌ و مِفْعَالٌ اسمِ آلہ کیلئے ہیں۔ جیسے مِخْيَطٌ و مِفْرَقَةٌ و مِقْرَاضٌ اور فَعْلَةٌ "ایک مرتبہ" کیلئے ہے ضَرْبَةٌ اور فِعْلَةٌ ہیئت کیلئے ہوتا ہے۔ جیسے جِلْسَةٌ اور فُعْلَةٌ مقدار کیلئے ہے جیسے اُكْلَةٌ اور فُعَالَةٌ اُس چیز کیلئے آتا ہے جو فعل سے ساقط ہو جائے یعنی نیچے گر جائے۔ جیسے کُنَاسَةٌ وقُلَامَةٌ وقُرَاضَةٌ۔

تُو جان لے کہ ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد ومزید فیہ سے مصدرِ میمی اور اسم مکان وزمان اُس باب کے اسم مفعول کے وزن پر آتے ہیں۔ جیسے مُكْرَمٌ و مُدَحْرَجٌ و مُتَدَحْرَجٌ۔

فصل ۳۰:

تُو جان لے کہ (باب) فَعَلَ يَفْعَلُ اس بات کے ساتھ مشروط ہے کہ اُس کے فعل کا عین یا لام کلمہ حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف ہو اور یہ حروفِ حلقی چھ ہیں: "ہمزہ، ہا، حا، خا، عین، غین" اور اس باب سے مثال جیسے وَضَعَ يَضَعُ میں واؤ مستقبل معروف میں گر گیا اس لئے کہ اصل میں يَوْضِعُ تھا جیسا کہ يَعِدُ میں (واؤ گر گیا)۔ اس کے بعد ضاد کے کسرہ کو، حرفِ حلقی کی موافقت کی وجہ سے، فتحہ سے بدل دیا بخلاف وَجِلَ يَوْجَلُ کے، کہ (وہاں) واؤ اپنی حالت پر باقی رہا۔

بابِ اِفعال صحیح:

ماضی: اَكْرَمَ اَكْرَمَا اَكْرَمُوْا آخر تک۔

مستقبل: يُكْرِمُ يُكْرِمَانِ يُكْرِمُوْنَ آخر تک۔

يُكْرِمُ دراصل يُأَكْرِمُ تھا۔ جب اُكْرِمُ میں جو کہ دراصل اُاَكْرِمُ تھا دو ہمزے جمع ہو گئے تو ایک کو

ثقیل ہونیکی وجہ سے گرا دیا، اور اُکْرِمُ کی موافقت کی وجہ سے باقی صیغوں میں بھی ہمزہ گرا دیا۔ امر حاضر کومستقبل حاضر سے بناتے ہیں اور کہتے ہیں اَکْرِمْ اَکْرِمَا اَکْرِمُوْا آخر تک۔

یہ ہمزہ قطعی ہے۔ جب یہ اپنے ماقبل سے متصل ہوگا تو ساقط نہیں ہوگا۔ جیسے فَاَکْرِمْ وَثُمَّ اَکْرِمْ اور نون ثقیلہ وخفیفہ اسی قیاس پر ہیں جیسا کہ معلوم ہو چکا۔

اسم فاعل: مُکْرِمٌ مُکْرِمَانِ مُکْرِمُوْنَ آخر تک۔

اسم مفعول: مُکْرَمٌ مُکْرَمَانِ مُکْرَمُوْنَ آخر تک۔

بابِ اِفعال میں اکثر " فعل ثلاثی مجرد لازم " کا تعدیہ (متعدی بنانا) ہوتا ہے اَذْهَبْتُ زَیْدًا فَذَهَبَ زَیْدٌ و اَجْلَسْتُ زَیْدًا فَجَلَسَ زَیْدٌ اور کبھی وقت میں داخل ہونے کے معنی میں آتا ہے جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ وَّ اَمْسیٰ اور کبھی وقت کو پہنچنے کے معنی میں آتا ہے جیسے اَحْصَدَ الزَّرْعُ اور کبھی کثرت کے معنی میں آتا ہے جیسے اَثْمَرَ النَّخْلُ اور کسی چیز کو کسی صفت پر پانے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ جیسے اَحْمَدْتُّ زَیْدًا ای وَجَدْتُّهٗ مَحْمُوْدًا اور سلب (لے لینا، چھین لینا) کے معنی میں بھی آتا ہے۔ جیسے اَشْکَیْتُهٗ۔

مثال واوی:

اَلْاِیْعَادُ: وعدہ کرنا

(یہ) اصل میں اِوْعَادٌ تھا۔ واؤ ساکن کو ماقبل کسرہ کی وجہ سے یاء سے بدل دیا اِیْعَادٌ ہو گیا۔

ماضی معروف: اَوْعَدَ اَوْعَدَا اَوْعَدُوْا آخر تک۔

مستقبل معروف: یُوْعِدُ یُوْعِدَانِ یُوْعِدُوْنَ آخر تک۔

امر حاضر: اَوْعِدْ اَوْعِدَا اَوْعِدُوْا آخر تک۔

اسم فاعل: مُوْعِدٌ آخر تک۔

اسم مفعول: مُوْعَدٌ آخر تک۔

مثال یائی:

اَلْاِیْسَارُ: امیر ہونا

ماضی معروف: اَیۡسَرَ اَیۡسَرَا اَیۡسَرُوۡا آخرتک۔

مستقبل معروف: یُوۡسِرُ یُوۡسِرَانِ یُوۡسِرُوۡنَ آخرتک۔

ماضی مجہول: اُوۡسِرَ اُوۡسِرَا اُوۡسِرُوۡا آخرتک۔

مستقبل مجہول: یُوۡسَرُ یُوۡسَرَانِ یُوۡسَرُوۡنَ آخرتک۔

امر حاضر: اَیۡسِرۡ اَیۡسِرَا اَیۡسِرُوۡا اَیۡسِرِیۡ اَیۡسِرَا اَیۡسِرۡنَ۔

بانون ثقیلہ: اَیۡسِرَنَّ اَیۡسِرَانِّ اَیۡسِرُنَّ اَیۡسِرِنَّ اَیۡسِرَانِّ اَیۡسِرۡنَانِّ۔

بانون خفیفہ: اَیۡسِرَنۡ اَیۡسِرُنۡ اَیۡسِرِنۡ

امر غائب: لِیُوۡسِرۡ لِیُوۡسِرَا لِیُوۡسِرُوۡا آخرتک۔

نہی غائب: لَا یُوۡسِرۡ لَا یُوۡسِرَا لَا یُوۡسِرُوۡا آخرتک۔

اسم فاعل: مُوۡسِرٌ مُوۡسِرَانِ مُوۡسِرُوۡنَ آخرتک۔

اسم مفعول: مُوۡسَرٌ مُوۡسَرَانِ مُوۡسَرُوۡنَ آخرتک۔

اجوف واوی:

اَلۡاِقَامَۃُ: کھڑا کرنا

ماضی معروف: اَقَامَ اَقَامَا اَقَامُوۡا آخرتک۔

اَقَامَ دراصل اَقۡوَمَ تھا۔ واؤ متحرک اس کا ماقبل حرف صحیح ساکن، واؤ کو نقل کر کے ماقبل کو دے دیا۔ واؤ حرکت کی جگہ میں تھا اور اس کا ماقبل مفتوح، پس واؤ کو الف سے بدل اَقَامَ ہو گیا اور اَقَمۡنَ میں آخرتک الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔

مستقبل معروف: یُقِیۡمُ یُقِیۡمَانِ یُقِیۡمُوۡنَ تُقِیۡمُ تُقِیۡمَانِ یُقِمۡنَ آخرتک۔

یُقِیۡمُ اصل میں یُقۡوِمُ تھا۔ کسرہ واؤ پر ثقیل تھا، ماقبل کو دے دیا۔ اور کسرہ کی وجہ سے واؤ یاء سے تبدیل ہو گیا۔ اور یُقِمۡنَ اور تُقِمۡنَ میں یاء التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔

ماضی مجہول: اُقِیۡمَ اُقِیۡمَا اُقِیۡمُوۡا آخرتک۔

مستقبل مجہول: یُقَامُ یُقَامَانِ یُقَامُوْنَ تُقَامُ تُقَامَانِ یُقَمْنَ آخر تک۔

امر حاضر: اَقِمْ اَقِیْمَا اَقِیْمُوْا آخر تک۔

نون ثقیلہ: اَقِیْمَنَّ اَقِیْمَانِّ اَقِیْمُنَّ اَقِیْمِنَّ اَقِیْمَانِّ اَقِمْنَانِّ

نون خفیفہ: اَقِیْمَنْ اَقِیْمُنْ اَقِیْمِنْ۔

اسم فاعل: مُقِیْمٌ۔

اسم مفعول: مُقَامٌ۔

مُقِیْمٌ اصل میں مُقْوِمٌ تھا یُقِیْمُ کے قیاس پر۔ مُقَامٌ اصل میں مُقْوَمٌ تھا یُقَامُ کے قیاس پر ،واؤ کو الف سے بدل دیا یُقَمْنَ اور تُقَمْنَ میں الف گر گئی۔

نہی: لَا یُقِمْ، جحد: لَمْ یُقِمْ یاء التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔

نفی: لَا یُقِیْمُ استفہام: هَلْ تُقِیْمُ۔

اِقَامَۃً اصل میں اِقْوَامًا تھا اِفْعَالًا کے وزن پر۔ واؤ کا فتحہ ماقبل کو دے دیا واؤ الف ہو گیا اور گر گیا ،اور اس کے بدلے میں تاء آخر میں لے آئے اِقَامَۃً ہو گیا۔

اجوف یائی:

اَلْاِطَارَۃُ: اُڑنا، اُڑانا

اَطَارَ یُطِیْرُ اِطَارَۃً فھو مُطِیْرٌ

اسم مفعول: مُطَارٌ

امر: اَطِرْ

نہی: لَا تُطِرْ

ناقص واوی:

اَلْاِرْضَاءُ: راضی کرنا

اَرْضٰی یُرْضِیْ اِرْضَاءً اَلْمُرْضِیْ اَلْمُرْضٰی امر: اَرْضِ۔ نہی: لَا تُرْضِ

نون ثقیلہ: اَرْضِیَنَّ آخر تک۔ اِرْضَاءٌ اصل میں اِرْضَاوٌ تھا، واوٗ الف زائدہ کے بعد آخر میں واقع ہوئی تو ہمزہ سے تبدیل ہوگئی۔ اور یہی حال اُس واوٗ اور یاء کا ہے جو الف زائدہ کے بعد ہو۔ جیسے کِسَاءٌ ورِدَاءٌ کہ اصل میں یہ کِسَاوٌ ورِدَایٌ تھے۔

لفیف مفروق:

اَلْاِیجَاءُ: چوپائے کے سُم کا گھِسا ہوا ہونا

اَوْجیٰ یُوْجِیْ اِیجَاءً فھو مُوْجٍ امر: اَوْجِ۔ نہی: لَاتُوْجِ

لفیف مقرون:

اَلْاِھْوَاءُ: دوست رکھنا

اَھْویٰ یُھْوِیْ اِھْوَاءً فھو مُھْوٍ و اُھْوِیَ یُھْویٰ اِھْوَاءً فھو مُھْویً

امر: اَھْوِ۔ نہی: لَاتُھْوِ

مُضاعف:

اَلْاِحْبَابُ: دوست رکھنا

اَحَبَّ یُحِبُّ اِحْبَابًا اَلْمُحِبُّ اَلْمُحَبُّ

امر: اَحِبَّ اَحِبِّ اَحْبِبْ

نہی: لَاتُحِبَّ لَاتُحِبِّ لَاتُحْبِبْ

مہموز الفاء:

اَلْاِیمَانُ: مطیع ہونا

اٰمَنَ یُوْمِنُ اِیمَانًا

(اِیمَانًا میں) دو ہمزے جمع ہوگئے، پہلا مکسور تھا اور دوسرا ساکن، پس دوسرے کو یاء سے بدلنا ضروری ہوگیا۔ اور اٰمَنَ میں الف سے اور اسی طرح اُوْمِنَ میں واوٗ سے (بدلنا ضروری ہوا) جیسا کہ ماقبل میں معلوم ہوچکا۔ یُؤْمِنُ اور مُؤْمِنٌ میں ہمزہ کو واوٗ سے بدلنا جائز ہے ضروری نہیں۔

بابِ تفعیل:

یہ باب، تکثیر (کثرت بیان کرنے) کے لئے آتا ہے۔ جیسے طُفْتُ وطَوَّفْتُ، وفَتَحَ الْبَابَ وفَتَّحَ الْاَبْوَابَ، ومَاتَ الْمَالُ ومَوَّتَ الْاَمْوَالُ، مُبالغہ کیلئے آتا ہے جیسے صَرَحَ (ظاہر ہو گیا) وصَرَّحَ (اچھی طرح ظاہر ہو گیا) اور تعدیہ یعنی مُتعدی بنانے کیلئے آتا ہے جیسے فَرِحَ زَیْدٌ وفَرَّحْتُہٗ اور نسبت کیلئے بھی آتا ہے جیسے فَسَّقْتُہٗ ای نَسَبْتُہٗ اِلَی الْفِسْقِ و کَفَّرْتُہٗ ای نَسَبْتُہٗ اِلَی الْکُفْرِ باب کا مصدر اکثر تَفْعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے اور فِعَّالًا جیسے کِذَّابًا اور تَفْعِلَۃً جیسے تَبْصِرَۃً اور فَعَالًا جیسے سَلَامًا و کَلَامًا (کے وزن پر) بھی آتا ہے۔

اس باب سے "صحیح، مثال، اجوف اور مضاعف" ایک ہی قیاس پر آتے ہیں۔ جیسے کَرَّمَ و وَحَّدَ و قَوَّلَ و حَبَّبَ

ناقص یائی جیسے ثَنّٰی یُثَنِّیْ تَثْنِیَۃً اَلْمُثَنِّیْ اَلْمُثَنّٰی ثَنِّ لَا تُثَنِّ اس باب کے ناقص یائی کا مصدر ہمیشہ تَفْعِلَۃً کے وزن پر آتا ہے اور کبھی ضرورتِ شعری کی وجہ سے تَفْعِیْل کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے شعر

فَهِیَ تُنَزِّیْ دَلْوَهَا تَنْزِیًّا كَمَا تُنَزِّیْ شَهْلَةٌ صَبِیًّا

(ترجمہ: چناں چہ وہ عورت اُچھالتی ہے اپنے ڈول کو اُچھالنا، جیسا کہ اُچھالتی ہے بُڑھیا عورت بچے کو)

ہر باب کا مہموز اُس باب کے صحیح کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا۔ لفیفِ مفروق اور مقرون، ناقص کا حکم رکھتے ہیں۔ جیسے وَصّٰی یُوَصِّیْ تَوْصِیَۃً وطَوّٰی یُطَوِّیْ تَطْوِیَۃً۔

بابِ مفاعلہ:

اس باب کی اصل یہ ہے کہ (اس کا فعل) دو شخصوں کے درمیان ہوتا ہے یعنی ہر ایک، دوسرے کے ساتھ وہ کرتا ہے جو وہ دوسرا اِس کے ساتھ کرتا ہے لیکن لفظوں میں ایک فاعل ہوتا ہے اور دوسرا مفعول اور معنی کے اعتبار سے اس کا عکس بھی لازم آتا ہے۔ جیسے ضَارَبَ زَیْدٌ عَمْرًا اور (یہ بھی) ممکن ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان نہ ہو جیسے سَافَرْتُ و عَاقَبْتُ اللِّصَّ اور اس باب کا مصدر مُفَاعَلَۃً

وِفِعَالًا وفِیْعَالًا کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَۃً وقِتَالًا وقِیْتَالًا۔

اس باب کے ''صحیح، مثال اور اَجوف'' ایک جیسے ہیں۔ جیسے ضَارَبَ و وَاعَدَ و قَاوَلَ

ناقص یائی:

اَلْمُرَامَاۃُ باہم تیراندازی کرنا رَامٰی یُرَامِیْ مُرَامَاۃً اَلْمُرَامِیْ اَلْمُرَامٰی رَامِ لَا تُرَامِ۔

لفیف: ناقص کی طرح آتا ہے۔ جیسے وَافٰی یُوَافِیْ مُوَافَاۃً۔

ہر باب کا مہموز اُس باب کے صحیح کی طرح ہوتا ہے۔

مضاعف: اَلْمُحَابَّۃُ وَالْحِبَابُ ایک دوسرے کے ساتھ دوستی کرنا۔ حَابَّ یُحَابُّ مُحَابَّۃً ماضی مجہول: حُوْبَّ، مستقبل مجہول: یُحَابُّ۔ مستقبل معروف کی اصل یُحَابِبُ اور مجہول کی اصل یُحَابَبُ تھی جب ادغام کر دیا تو دونوں ایک جیسے ہو گئے، سوائے جمع مؤنث کے دو صیغوں کے کہ معروف یُحَابِبْنَ، اور مجہول یُحَابَبْنَ ہے۔ اسی طرح اسم فاعل اور اسم مفعول بھی لفظوں کے اندر ایک ہی صورت پر آتے ہیں جیسے مُحَابٌّ۔ لیکن اسم فاعل کی اصل مُحَابِبٌ اور اسم مفعول کی اصل مُحَابَبٌ تھی۔ امر: حَابَّ حَابِّ حَابِبْ نہی: لَا تُحَابَّ لَا تُحَابِّ لَا تُحَابِبْ۔

بابِ افتعال:

یہ باب فَعَلَ کا مُطَاوِع (بمعنی تابعدار و فرماں بردار) ہوتا ہے۔ جیسے جَمَعْتُہٗ فَاجْتَمَعَ وَنَشَرْتُہٗ فَانْتَشَرَ اور کبھی، بمعنی تَفَاعُل، دو آدمیوں کے درمیان ہوتا ہے۔ جیسے اِخْتَصَمَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو اور فَعَلَ کے معنی میں بھی ہوتا ہے۔ جیسے جَذَبَ وَاجْتَذَبَ۔

مثال واوی:

اَلْاِتِّھَابُ ہبہ قبول کرنا۔

اِتَّھَبَ یَتَّھِبُ اِتِّھَابًا اَلْمُتَّھِبُ اِتَّھِبْ لَا تَتَّھِبْ۔ اِتَّھَبَ کی اصل اِوْتَھَبَ تھی۔ واؤ کو تاء کر دیا اور تاء کا تاء میں ادغام کر دیا اِتَّھَبَ ہو گیا اور کبھی اس طرح کہتے ہیں۔ اِیْتَھَبَ یَاتَھِبُ اِیْتِھَابًا جیسے اِیْتَعَدَ یَاتَعِدُ اِیْتِعَادًا۔

مثال یائی:

اِتَّسَرَ یَتَّسِرُ اِتِّسَارًا کہ اصل میں اِیْتَسَرَ یَیْتَسِرُ اِیْتِسَارًا تھے۔ یاء کو تاء کر دیا اور تاء کا تاء میں ادغام کر دیا۔ اور کبھی اس طرح کہتے ہیں: اِیْتَسَرَ یَاتَسِرُ اِیْتِسَارًا۔

اجوف واوی:

اَلْاِجْتِیَابُ: جنگل کو پار کرنا۔

اِجْتَابَ یَجْتَابُ اِجْتِیَابًا۔ اسم فاعل واسم مفعول: اَلْمُجْتَابُ۔ لیکن اسم فاعل کی اصل مُجْتَوِبٌ اور اسم مفعول کی اصل مُجْتَوَبٌ تھی۔

امر حاضر: اِجْتَبْ اِجْتَابَا اِجْتَابُوْا امر کی اصل اِجْتَوِبْ اِجْتَوِبَا اِجْتَوِبُوْا تھی۔ تثنیہ اور جمع مذکر کے صیغوں میں ماضی اور امر کے لفظ صورۃً آپس میں مشابہ ہو گئے لیکن اصل میں فرق ہے۔ اور ماضی مجہول اُجْتِیْبَ اصل میں اُجْتُوِبَ تھی۔ واؤ کا کسرہ ماقبل کی حرکت سلب کرنے کے بعد ماقبل کو دے دیا۔ واؤ یاء ہو گئی۔

اجوف یائی:

اَلْاِخْتِیَارُ: پسند کرنا۔

ماضی: اِخْتَارَ، مستقبل: یَخْتَارُ۔ اِخْتَارَ اصل میں اِخْتَیَرَ تھا یاء الف ہو گئی۔ ماضی مجہول اُخْتِیْرَ اصل میں اُخْتُیِرَ تھا۔ کسرہ یاء پر ثقیل تھا، ماقبل کی حرکت سلب کرنے کے بعد ماقبل کو دے اُخْتِیْرَ ہو گیا۔

ناقص یائی:

اَلْاِجْتِبَاءُ: انتخاب کرنا۔ اِجْتَبٰی یَجْتَبِیْ اِجْتِبَاءً اَلْمُجْتَبِیْ اَلْمُجْتَبٰی اِجْتَبِ لَا تَجْتَبِ۔

مضاعف:

اَلْاِمْتِدَادُ: کھینچنا۔ اِمْتَدَّ یَمْتَدُّ اِمْتِدَادًا فھو مُمْتَدٌّ۔ اسم فاعل واسم مفعول ایک جیسے ہیں لیکن اسم فاعل کی اصل مُمْتَدِدٌ اور اسم مفعول کی اصل مُمْتَدَدٌ ہے۔

امر حاضر: اِمْتَدَّ اِمْتَدِّ اِمْتَدِدْ نہی: لَا تَمْتَدَّ لَا تَمْتَدِّ لَا تَمْتَدِدْ۔

بابِ انفعال:

یہ باب متعدی نہیں ہوتا اور فَعَلَ کا مُطاوِع ہوتا ہے جیسے کَسَرْتُہٗ فَانْکَسَرَ اور کبھی اَفْعَلَ کا مُطاوِع ہوتا ہے جیسے اَزْعَجْتُہٗ فَانْزَعَجَ

اجوف واوی:

اَلْاِنْقِیَادُ: مطیع و فرمانبردار ہونا۔ اِنْقَادَ یَنْقَادُ اِنْقِیَادًا امر: اِنْقَدْ نہی: لَا تَنْقَدْ ماضی مجہول: اُنْقِیْدَ اس کی اصل اُنْقُوِدَ تھی۔ کسرہ واؤ پر ثقیل تھا، ماقبل کی حرکت سلب کرنے کے بعد ماقبل کو دے دیا۔ واؤ ساکن ماقبل مکسور، (پس واؤ) یاء سے تبدیل ہو گیا اُنْقِیْدَ ہو گیا۔ مستقبل مجہول یُنْقَادُ آخر تک۔

ناقص واوی:

اَلْاِنْمِحَاءُ: گھس جانا، مٹ جانا

اِنْمَحٰی یَنْمَحِیْ اِنْمِحَاءً اَلْمُنْمَحِیْ اَلْمُنْمَحٰی اِنْمَحِ لَا تَنْمَحِ اسی قیاس پر لفیف مقرون ہے جیسے اَلْاِنْزِوَاءُ: گوشہ نشینی (یعنی خلوت) اختیار کرنا اِنْزَوٰی یَنْزَوِیْ اِنْزِوَاءً فھو مُنْزَوٍ وذاك مُنْزَوًی

امر حاضر: اِنْزَوِ نہی: لَا تَنْزَوِ

مضاعف: اَلْاِنْصِبَابُ پانی گرنا۔ اِنْصَبَّ یَنْصَبُّ اِنْصِبَابًا فھو مُنْصَبٌّ

امر: اِنْصَبِّ اِنْصَبِبْ نہی: لَا تَنْصَبِّ لَا تَنْصَبِبْ

باب استفعال:

یہ باب فعل کی طلب کیلئے آتا ہے جیسے اِسْتَکْتَبَ و اِسْتَخْرَجَ کبھی ایک حال سے دوسرے حال کی طرف انتقال کیلئے آتا ہے جیسے اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنُ و اِسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ کبھی اعتقاد کے معنی میں آتا ہے جیسے اِسْتَکْبَرْتُہٗ و اِسْتَصْعَبْتُہٗ

مثال واوی:

اَلْاِسْتِیْجَابُ: کسی چیز کے لائق ہونا اِسْتَوْجَبَ یَسْتَوْجِبُ اِسْتِیْجَابًا فھو مُسْتَوْجِبٌ

امر: اِسْتَوْجِبْ نہی: لَا تَسْتَوْجِبْ (یہ) صحیح کے قیاس پر ہے اِسْتِیْجَابًا اصل میں اِسْتِوْجَابًا تھا

واؤ ماقبل کسرہ کی وجہ سے یاء ہو گئی۔

اجوف واوی:

اَلْاِسْتِقَامَۃُ سیدھا ہونا۔ اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ اِسْتِقَامَۃً اَقَامَ یُقِیْمُ اِقَامَۃً کے قیاس پر۔

ناقص یائی: اَلْاِسْتِخْبَاءُ: خیمہ گاڑنا۔ اِسْتَخْبٰی یَسْتَخْبِیْ اِسْتِخْبَاءً اَلْمُسْتَخْبِیْ: اِسْتَخْبِ نہی: لَا تَسْتَخْبِ

لفیف مقرون: اَلْاِسْتِحْیَاءُ: شرم کرنا۔ اِسْتَحْیٰ یَسْتَحْیِیْ اِسْتِحْیَاءً فھو مُسْتَحْیٍ وذاك مُسْتَحْیً امر: اِسْتَحْیِ نہی: لَا تَسْتَحْیِ اور کبھی اس طرح کہتے ہیں اِسْتَحٰی یَسْتَحِیْ اِسْتِحَاءً فھو مُسْتَحٍ اِسْتَحِ لَا تَسْتَحِ اور حَیِیَ میں جائز ہے کہ ادغام کریں اور (یوں) کہیں: حَیَّ یَحَیُّ

لفیف مفروق: اِسْتَوْفٰی یَسْتَوْفِیْ اِسْتِیْفَاءً مُسْتَوْفٍ اِسْتَوْفِ لَا تَسْتَوْفِ

مضاعف: اَلْاِسْتِتْبَابُ: کام کا مکمل ہونا۔ اِسْتَتَبَّ یَسْتَتِبُّ اِسْتِتْبَابًا اَلْمُسْتَتِبُّ اَلْمُسْتَتَبُّ امر: اِسْتَتِبَّ اِسْتَتِبِّ اِسْتَتْبِبْ نہی: لَا تَسْتَتِبَّ لَا تَسْتَتِبِّ لَا تَسْتَتْبِبْ اور امر غائب، نہی غائب اور (نفی) جحد بھی اسی قیاس پر ہیں۔

باب تَفَعُّل:

یہ باب اکثر فَعَّلَ کا مُطاوِع ہوتا ہے جیسے قَطَّعْتُہٗ فَتَقَطَّعَ اور تکلّف اور تشبّہ کے معنی میں آتا ہے جیسے تَحَلَّمَ و تَزَهَّدَ اور مہلت کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے تَجَرَّعَ زَیْدٌ۔ جب باب تَفَعُّل اور تَفَاعُل کے مستقبل میں دو تاء جمع ہو جائیں تو جائز ہے کہ ایک کو گرا دیں۔ جیسے تَنَزَّلُ الْمَلٰئِکَۃُ، و تَزَاوَرُ عَنْ کَھْفِھِمْ۔

ناقص یائی:

اَلتَّمَنِّیْ: تمنا کرنا۔ تَمَنّٰی یَتَمَنّٰی تَمَنِّیًا مصدر کی اصل تَمَنُّیًا تھی ضمہ کو یاء کی وجہ سے کسرہ سے بدل دیا اسم فاعل: مُتَمَنٍّ اسم مفعول: مُتَمَنًّی امر حاضر: تَمَنَّ نہی: لَا تَمَنَّ ایک تا کو حذف کرنے کے ساتھ۔

مضاعف:

تَحَبَّبَ یَتَحَبَّبُ تَحَبُّبًا اَلْمُتَحَبِّبُ اَلْمُتَحَبَّبُ تَحَبَّبْ لَا تَحَبَّبْ صحیح کے قیاس پر۔

بابِ تفَاعُل:

اس باب کی اصل یہ ہے کہ (اس کا فعل) کئی افراد کے درمیان ہوتا ہے جیسا کہ باب مفاعلہ میں، لیکن اس باب میں (ان تمام افراد کا) مجموعہ صورت کے لحاظ سے فاعل ہوتا ہے جیسے تَضَارَبَ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو اور مفاعلہ کے باب میں صورت کے لحاظ سے ایک فاعل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے جیسا کہ بیان ہو چکا اور کبھی (یہ باب) اُس چیز کو ظاہر کرنے کے معنی میں آتا ہے جو موجود نہیں ہوتی جیسے تَجَاهَلَ وَ تَمَارَضَ اور اَفْعَلَ کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے تَسَاقَطَ بمعنی اَسْقَطَ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے تَسَاقَطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا اَیْ اَسْقَطَ

ناقص واوی:

اَلتَّصَابِیْ: عشق کرنا۔ تَصَابٰی یَتَصَابٰی تَصَابِیًا مصدر میں ضمہ کسرہ سے تبدیل ہو گیا جیسا کہ بابِ تفعل میں۔ اسم فاعل: مُتَصَابٍ اسم مفعول: مُتَصَابًی امر: تَصَابَ نہی: لَا تَصَابَ ایک تاء کو حذف کرنے کے ساتھ۔

مضاعف:

اَلتَّحَابُّ: ایک دوسرے سے دوستی کرنا۔ تَحَابَّ یَتَحَابُّ تَحَابًّا فھو مُتَحَابٌّ

امر حاضر: تَحَابَّ تَحَابِّ تَحَابَبْ نہی: لَا تَحَابَّ لَا تَحَابِّ لَا تَحَابَبْ

فصل ۱۳:

تُو جان لے کہ تَفَعُّل اور تَفَاعُل کے باب کا فاء کلمہ جس وقت ان گیارہ حروف میں سے کوئی حرف ہو "تا، ثا، دال، ذال، زا، سین، شین، صاد، ضاد، طا، ظا" تو جائز ہے کہ تاء کو ساکن کر دیں اور فا کلمہ کی جنس سے بدل کر اِدغام کر دیں اور جہاں (کلمہ کا) پہلا (حرف) ساکن ہو وہاں ہمزۂ وصل آتا ہے پس تَطَهَّرَ یَتَطَهَّرُ تَطَهُّرًا میں تُو کہے اِطَّهَّرَ یَطَّهَّرُ اِطَّهُّرًا اور تَدَارَكَ یَتَدَارَكُ تَدَارُكًا میں تُو کہے: اِدَّارَكَ یَدَّارَكُ اِدَّارُكًا اور قرآن مجید میں آیا ہے "اَلْمُزَّمِّلُ، اَلْمُدَّثِّرُ، فَادَّارَأْتُمْ" اور اسی قیاس پر ہے اِتَّرَّبَ

یَتَّرَّبُ اِتِّرُّبًا وِاِتَّابَعَ یَتَّابَعُ اِتَّابُعًا وِ اِثَّبَّتَ یَثَّبَّتُ اِثَّبُّتًا وِ اِثَّاقَلَ یَثَّاقَلُ اِثَّاقُلًا وِادَّثَّرَ یَدَّثَّرُ اِدَّثُّرًا و
اِدَّارَكَ یَدَّارَكُ اِدَّارُكًا وِاذَّكَّرَ یَذَّكَّرُ اِذَّكُّرًا وِاذَّابَجَ یَذَّابَجُ اِذَّابُجًا وِازَّمَّلَ یَزَّمَّلُ اِزَّمُّلًا وِازَّاوَ
یَزَّاوَرُ اِزَّاوُرًا وِاِسَّرَّعَ یَسَّرَّعُ اِسَّرُّعًا وِاِسَّارَعَ یَسَّارَعُ اِسَّارُعًا وِاِشَّجَّعَ یَشَّجَّعُ اِشَّجُّعًا وِاِشَّاعَ
یَشَّاعَرُ اِشَّاعُرًا اِصَّعَّدَ یَصَّعَّدُ اِصَّعُّدًا وِاِصَّاعَدَ یَصَّاعَدُ اِصَّاعُدًا وِاِضَّرَّعَ یَضَّرَّعُ اِضَّرُّعًا
وِاِضَّاغَنَ یَضَّاغَنُ اِضَّاغُنًا وِاِطَّهَّرَ یَطَّهَّرُ اِطَّهُّرًا وِاِطَّابَقَ یَطَّابَقُ اِطَّابُقًا وِاِظَّرَّفَ یَظَّرَّفُ اِظَّرُّفًا
وِاِظَّاهَرَ یَظَّاهَرُ اِظَّاهُرًا۔

فصل ۳۲:

تُو جان لے کہ جب بابِ افتعال میں فعل کا عین کلمہ اِن مذکورہ (گیارہ) حروف میں سے کوئی حرف ہو تو جائز ہے کہ افتعال کی تاء کو (فعل کے) عین کلمہ سے بدل دیں اور (پھر اس کو) ساکن کر کے عین کلمہ میں مُدغم کر دیں پس دو ساکن جمع ہو جائیں گے فاء اور تاء۔ بعضے تاء کی حرکت فاء کو دے دیتے ہیں اور اِخْتَصَمَ یَخْتَصِمُ اِخْتِصَامًا فھو مُخْتَصِمٌ وذاك مُخْتَصَمٌ یُوں کہتے ہیں خَصَّمَ یَخَصِّمُ خِصَّامًا فھو مُخَصِّمٌ وَمُخَصَّمٌ خَصِّمْ لَا تَخَصِّمْ بعضے فاء کو التقائے ساکنین کی وجہ سے کسرہ کی حرکت دیتے ہیں اور یُوں کہتے ہیں خِصَّمَ یَخِصِّمُ خِصَّامًا فھو مُخِصِّمٌ ومُخِصَّمٌ وخِصِّمْ لَا تَخِصِّمْ فاء کلمہ کی حرکت کی وجہ سے ہمزہ وصل کو گرا دیا۔

بابِ افعلال:

اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا فھو مُحْمَرٌّ اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ لَا تَحْمَرَّ لَا تَحْمَرِّ لَا تَحْمَرِرْ

باب افعیلال:

اِحْمَارَّ یَحْمَارُّ اِحْمِیْرَارًا فھو مُحْمَارٌّ اِحْمَارَّ اِحْمَارِّ اِحْمَارِرْ لَا تَحْمَارَّ لَا تَحْمَارِّ لَا تَحْمَارِرْ۔

باب فعللہ:

دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ دَحْرَجَةً ودِحْرَاجًا فھو مُدَحْرِجٌ وذاك مُدَحْرَجٌ دَحْرِجْ لَا تُدَحْرِجْ۔

باب تفَعْلُل:

یہ باب رُباعی مزید فیہ کا ہے اوراس کی ماضی میں ایک حرف زائد ہے تَدَحْرَجَ یَتَدَحْرَجُ تَدَحْرُجًا فهو مُتَدَحْرِجٌ وذاك مُتَدَحْرَجٌ تَدَحْرَجْ لَا تَتَدَحْرَجْ۔

بابِ افعِنلال:

اِحْرَنْجَمَ یَحْرَنْجِمُ اِحْرِنْجَامًا فهو مُحْرَنْجِمٌ وذاك مُحْرَنْجَمٌ اِحْرَنْجِمْ لَا تَحْرَنْجِمْ۔

باب اِفْعِلَّال:

اَلْاِقْشِعْرَارُ: جسم پر بالوں کا کھڑا ہونا۔

اِقْشَعَرَّ یَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا فهو مُقْشَعِرٌّ اِقْشَعِرَّ اِقْشَعِرِّ اِقْشَعْرِرْ لَا تَقْشَعِرَّ لَا تَقْشَعِرِّ لَا تَقْشَعْرِرْ۔

یہ دو باب رباعی مزید فیہ کے ہیں جن میں ہمزہٴ وصل آتا ہے اور اِن کی ماضی میں دوحرف زائد ہوتے ہیں۔

فصل ۳۳:

تُو جان لے کہ ثُلاثی مزید فیہ میں اِفْعِنلال آتا ہے۔اَلْاِقْعِنْسَاسُ واپس ہونا اور سخت ہونا۔اِقْعَنْسَسَ یَقْعَنْسِسُ اِقْعِنْسَاسًا کے اصلی حروف "قعس" ہیں اور (اِس میں) اِفْعِوَّال بھی آتا ہے۔اَلْاِجْلِوَّاذُ تیز چلنا اِجْلَوَّذَ یَجْلَوِّذُ اِجْلِوَّاذًا اور اِفْعِیْعَال بھی آتا ہے جیسے اِعْشَوْشَبَ یَعْشَوْشِبُ اِعْشِیْشَابًا اور اِفْعِنْلَاءٌ بھی آتا ہے جیسے اِسْلَنْقٰی یَسْلَنْقِیْ اِسْلِنْقَاءً۔

فصل ۳۴:

تُو جان لے کہ وہ تمام ہمزہٴ وصل جو ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مزید فیہ کے فعل ماضی کے شروع میں آجائیں درمیانِ کلام میں گر جاتے ہیں اور اسی طرح دیگر وہ تمام ہمزے جو اِن ابواب کے مصادر اور امر کے شروع میں آجائیں (درمیانِ کلام میں گر جاتے ہیں) سِوائے بابِ اِفعال کے ہمزہ کے، کہ اس کا ہمزہ قطعی ہے جو درمیانِ کلام، مصدر، ماضی اور امر میں نہیں گِرتا۔

فصل ۳۵:

تُو جان لے کہ جب ذَهَبَ کو متعدی بناتے ہیں تو یُوں کہتے ہیں ذَهَبَ بِهٖ ذَهَبَ بِهِمَا ذَهَبَ بِهِمْ ذَهَبَ بِهَا ذَهَبَ بِهِمَا ذَهَبَ بِهِنَّ ذَهَبَ بِكَ ذَهَبَ بِكُمَا ذَهَبَ بِكُمْ ذَهَبَ بِكِ ذَهَبَ بِكُمَا ذَهَبَ بِكُنَّ ذَهَبَ بِيْ ذَهَبَ بِنَا اسم مفعول میں کہتے ہیں: مَذْهُوْبٌ بِهٖ مَذْهُوْبٌ بِهِمَا مَذْهُوْبٌ بِهِمْ مَذْهُوْبٌ بِهَا مَذْهُوْبٌ بِهِمَا مَذْهُوْبٌ بِهِنَّ۔

تُو جان لے کہ بابِ مفاعلہ کی الف اور بابِ استفعال کی سین کبھی فعل لازم کو متعدی بنا دیتی ہے۔ جیسے سَارَ زَيْدٌ وَسَايَرْتُهٗ وَخَرَجَ زَيْدٌ وَاِسْتَخْرَجْتُهٗ۔

تَمَّتْ

صرف میر کا ترجمہ پُورا ہو گیا اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ کے خاص فضل و احسان سے۔

مدارسِ عربیہ کے نصاب میں داخل علمِ صَرف کی بنیادی کتاب

صرف میر

عام فہم وبامحاورہ اردو ترجمہ

تالیف

زین الدین ابوالحسن علی بن محمد المعروف سرسید شریف جرجانیؒ (816ھ)

ترجمہ

محمد عبدالقادر جیلانی

خرّیج: مدرسہ عربیہ رائے ونڈ (لاہور)

تخصص فی الافتاء: جامعہ دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا (خانیوال)

تمرینِ افتاء: دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی

تخصص فی الحدیث الشریف: جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی